صفہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن
آف جامعہ اشرفیہ (کولکاتا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب

الاستعداد لیوم المعاد

کا

سلیس اردو ترجمہ

آخرت کی تیاری

مترجم

محمد محتشم مصباحی (کولکاتا)

ناشر

صفہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن آف جامعہ اشرفیہ (کولکاتا)

نام کتاب : **الاستعداد لیوم المعاد**

تالیف : علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نام ترجمہ : **آخرت کی تیاری**

مترجم : محمد محتشم مصباحی (کولکاتا)

تصحیح و تقدیم : حضرت مولانا دستگیر عالم مصباحی
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ، (یوپی)

تصحیح ثانی : خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی
ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔

پروف ریڈنگ: محمد داؤد علی مصباحی گیاوی، اختصاص فی الحدیث، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

کمپوزنگ : محمد یونس رضوی، محمد ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی، اشرفیہ

تزئین کار : مولانا محمد اسلم مصباحی (08127502520)

سن اشاعت : ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء

بموقع : ۴۳/ رواں عرس حافظ ملت علیہ الرحمۃ و جشن دستار فضیلت

صفحات : 80 قیمت:

تعداد اشاعت : ۱۱۰۰

ناشر : صفہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن آف جامعہ اشرفیہ (کولکاتا)
Mobile : 08795255751
Email: mdmohteshim786@gmail.com

ملنے کا پتہ

صفہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن آف جامعہ اشرفیہ (کولکاتا) / موبائل: 8240659201

شرف انتساب

ابوالفیض جلالۃ العلم

حافظ ملت علامہ شاہ **عبدالعزیز محدث مرادآبادی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بانی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

کے نام جن کے فیضان سے بے شمار

تشنگانِ علم وفیض مستفیض ہوکر دنیا بھر میں لعل وگہر بن کر بکھر گئے

اور دعوتِ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

و

قاضی القضاۃ فی الہند جانشینِ مفتیِ اعظم ہند مرشدِ گرامی حضرت علامہ الشاہ

محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ العالی والنورانی

اور والدین کریمین، برادرِ محترم محمد نشاط واحتشام، اساتذۂ کرام

اور تمام احباب وجملہ متعلقین

کے نام جنھوں نے میرے علمی سفر کو کامیاب بنانے کے لیے دعاؤں سے نوازا۔

عقیدت کیش:

محمد محتشم مصباحی

کولکاتا، راجابازار، 8795255751

فہرست کتاب

اعتذار

کتاب کے ترجمہ وترتیب میں خطا سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے اس کے باوجود اگر کہیں کوئی خامی رہ گئی ہو تو قارئین سے گذارش ہے کہ ازراہ کرم تنقید کے بجائے ایک انسان سمجھ کر مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔ جزاك الله خيراً.

محمد محتشم مصباحی

Mobile No.: 08795255751

Email Id : mdmohteshim786@gmail.com

عرض مترجم

ازہر ہند جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ بر صغیر کا وہ ممتاز علمی و دینی ادارہ ہے جس کی ضوفشانی اہل ہند و باشندگانِ بیرونِ ہند کے اذہان و قلوب کو منور و مجلیٰ کر رہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے پناہ فضل و احسان ہے کہ اس نے ''مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْراً یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ'' کی خیر کثیر سے فیضیاب کرنے کے لیے جامعہ اشرفیہ کا علمی و روحانی فیضان عطا کیا اور مشفق و باکمال اساتذہ سے اکتساب فیض کا موقع فراہم کیا۔

فارغین اشرفیہ ''عرس عزیزی'' کے پر مسرت موقع پر ''دعوت نامہ'' کی شکل میں عوام کی اصلاح و فلاح کے لیے کوئی تحریری اور قلمی خدمت انجام دیتے ہیں۔ اسی سلسلۃ الذہب کو دیکھتے ہوئے حضرت **مولانا اظہار النبی حسینی مصباحی**، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے مشورے سے میں نے **علامہ ابنِ حجر عسقلانی** علیہ الرحمۃ کی کتاب نایاب ''**الاستعداد لیوم المعاد**'' کا اردو ترجمہ کرنے کا عزم بالجزم کیا، اور ترجمہ کا کام استاذ محترم حضرت **مولانا دستگیر عالم مصباحی**، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کی زیر نگرانی ایک ماہ میں بحسن و خوبی انجام پایا۔

میری پہلی قلمی کاوش ہونے کی وجہ سے یہ غلطیوں کا مجموعہ ہو سکتی ہے، اور اگر ایسا نہیں ہے تو محض عنایت ربانی اور اساتذۂ کرام کی محنت و شفقت کا ثمرہ ہے۔ مغلق عبارات اور پیچیدہ کلمات کی توضیح نہایت آسان، سادہ اور سلیس زبان میں اس طرح کی گئی کہ معنیٰ و مفہوم قاری کی سمجھ میں آجائے، اس حیثیت سے میں ترجمہ نگاری میں کتنا فی صد کامیاب ہوا ہوں، اس کا فیصلہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ''فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ'' (یوسف، آیت:٧٦) کا درس میرے رگ و ریشے میں ہے اور بزرگوں کا ادب و احترام میری خمیر میں۔ پھر بھی اگر ترجمے میں کوئی سقم ہو تو وہ راقم السطور مترجم کی کم علمی ہے اور اگر کوئی حسن نظر آئے تو وہ باصلاحیت اساتذۂ کرام کی نوازش و کرم فرمائی ہے۔

اب میں ان تمام حضرات کی بارگاہ میں تشکر وامتنان کی سوغات پیش کرتا ہوں جن کے الطاف وعنایات نے اس پیش کش کو قابل نشر واشاعت بنایا:

سب سے پہلے اپنے والدین کریمین کی بارگاہ میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں، جنہوں نے ہماری خاطر تمام کلفتوں کو برداشت کرکے زیور علم سے آراستہ کرنے کا سامان فراہم کیا اور جن کی خصوصی دعاؤں ہی کے طفیل آج میں لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ مترجمین کے صف میں کھڑا ہوسکا۔

استاذ الاساتذہ عمدۃ المحققین خیر الاذکیا حضرت **علامہ محمد احمد مصباحی** دام ظلہ العالی ناظم تعلیمات وسابق پرنسپل الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی بارگاہ میں تعظیم وتوقیر کے سوغات پیش ہیں، جنہوں نے عدیم الفرصتی کے باوجود بنظر غائر پوری کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کرکے خامیوں کی نشاندہی فرمائی دعائیہ کلمات سے نوازا اور کتاب کا نام'' آخرت کی تیاری'' تجویز فرماکر اس کے حسن ومعیار کو دوبالا کردیا۔

بصمیم قلب ادیب بے نظیر سیاح یورپ وایشیا استاذ محترم حضرت **علامہ شمس الہدیٰ مصباحی** استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی بارگاہ میں ہدیۂ امتنان پیش کرتا ہوں، جنہوں نے چند ابواب کا مطالعہ کرکے مختصر اور جامع ''تقریظ جلیل'' سے نواز کر اس کتاب کے جمال ودلکشی میں چار چاند لگادی۔

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ادیب شہیر استاذ گرامی حضرت **مولانا دستگیر عالم مصباحی**، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی بارگاہ میں ہدیۂ خلوص پیش کرتا ہوں، جنہوں نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود ترجمے کی تصحیح وتصویب فرمائی اور ایک گراں قدر اور معلومات افزا ''مقدمہ'' تحریر فرماکر اس کتاب کو نقش جاوید عطا کیا۔

بصدقِ قلب حضرت **مولانا اظہار النبی حسینی مصباحی**، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی بارگاہ میں ہدیۂ محبت پیش کرتا ہوں، جنہوں نے اپنے تاثرات بے بہا سے نواز کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

علماے کولکاتا بالخصوص استاذ محترم **مولانا محمد ناظر جمال القادری مصباحی** ناظم اعلیٰ دارالعلوم اہل سنت انجمن حمایت الاسلام، مچھوا کی بارگاہ میں ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے عمدہ اور نصیحت آمیز کلمات سے نواز کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور اس کتاب کو زینت بخشی۔

اور اخیر میں خصوصیت کے ساتھ مولانا **مفتی محمد اشتیاق عالم مصباحی جامعی** کا سراپا مشکور ہوں جن کی ہمت و حوصلہ افزائی نے مجھے اس کام پر ابھارا اور رفیق محترم **داؤد علی مصباحی** ریسرچ اسکالر جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کی بارگاہ میں گلدستۂ محبت پیش کرتا ہوں جو ترجمہ نگاری سے لے کر پروف ریڈنگ تک میرے دست و بازو بنے رہے۔

ارکان صفہ بالخصوص **محمد یونس رضوی** (مٹیا برج، کولکاتا) کا سراپا شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر کتاب کی ٹائپنگ فرمائی اور مندرجہ ذیل احباب کا بھی بے حد ممنون و مشکور ہوں، جنھوں نے کسی نہ کسی جہت سے ہمارا تعاون کیا، مثلاً: **علی رضا** (زکریا اسٹریٹ) **عاصم رضا** (توپسیا) **علی سلطان مانوی** (ہگلی) **محمد ثاقب عالم نوری** (خضر پور) **تسلیم رضا** (۲۴/ پرگنہ) **عادل اقبال** (اورنگ آباد) **احمد رضا** (۲۴/ پرگنہ)۔

بڑی ناسپاسی اور ناقدری ہوگی اگر اس مبارک و مسعود لمحے میں ان کرم فرما حضرات کو فراموش کر دوں جن کے امداد و تعاون سے میری یہ کتاب ''آخرت کی تیاری'' منظر عام پر آئی۔ ان کرم فرما معاونین و مخلصین نے حدیث رسول ﷺ ''إِذَا مَاتَ اِبنُ اٰدَمَ اِنقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلّاَ مِن ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ أَو عِلمٌ يُنتَفَعُ بِهٖ أَو وَلَدٌ صَالِحٌ يَدعُولَهٗ'' (جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے ان تین چیزوں کے: صدقۂ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعاے خیر کرے۔) پر عمل کرتے ہوئے اس کار خیر میں حصہ لے کر اس حدیث کے تمام ٹکڑوں کے مستحق ہو گئے۔

اب میں ان تمام مرحومین کا نام یکے بعد دیگرے لیتا ہوں جن کے صاحب زادوں نے ایصال ثواب کی نیت سے اس کار خیر میں دامے، درمے، قدمے، سخنے حصہ لے کر ان کی روح کو

سامان تسکین فراہم کیا۔

(۱) محمد نظام الدین (مچھوا)
(۲) الیاس خان (دکھن داڑھی)
(۳) حیات النسا (مچھوا)
(۴) آمنہ بی بی (دکھن داڑھی)
(۵) محمد موسی
(۶) مقبولن بی بی
(۷) محمد طیب (مظفرپور)
(۸) محمد ہاشم (مظفرپور)
(۹) محمد طاہر حسین (نارکل ڈانگہ)
(۱۰) محمد شمس الدین (نارکل ڈانگہ)
(۱۱) محمد شمیم (مظفرپور)
(۱۲) حمیدن بی بی (مظفرپور)
(۱۳) نورالہدیٰ (مظفرپور)
(۱۴) شیخ انور (نارکل ڈانگہ)
(۱۵) حسینہ خاتون (مظفرپور)
(۱۶) محمد ادریس (نارکل ڈانگہ)
(۱۷) فصیحہ خاتون (نارکل ڈانگہ)
(۱۸) خیر النسا (کولکاتا)

قارئین سے مخلصانہ گزارش ہے کہ جب کبھی بھی اس کتاب کا آپ مطالعہ کریں تو تمام مومنین و مومنات اور بالخصوص میرے صاحب خانہ اور دیگر معاونین و مخلصین کے لیے دعاے صحت و عافیت اور مرحومین کے لیے دعاے مغفرت کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے صدقے ہم سب کو دنیا و آخرت کی فلاح و بہبودی سے نوازے اور اس کتاب کے مشمولات پر عمل کر کے اپنی آخرت روشن و تاباں کرنے کی توفیق خیر عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ التسلیم

مختصر تعارف

مصنف کتاب: حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آفتاب رشد و ہدایت، ماہتاب علم و فن، صاحب فضل و کمال خاتم الحفاظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن علی بن احمد کنانی عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت مصر کے مشہور و معروف علاقے عتیقہ میں ۱۲ / شعبان ۷۷۳ھ میں ہوئی۔ ابھی آپ کم سن ہی تھے کہ والدۂ محترمہ کی آغوش شفقت سے محروم ہوگئے اور پانچ سال کی عمر میں والد بزرگوار کے بھی سایۂ عاطفت سے محروم ہوگئے۔ اس عظیم سانحہ کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی کا اہم بیڑا والد کے ایک تاجر دوست زکی خرونی نے بحسن و خوبی اٹھایا۔ انھوں نے آپ کی تعلیم و تربیت کا مکمل خیال رکھا اور کوئی ایسا دقیقہ نہ چھوڑا جو آپ کی تحصیل علم میں رکاوٹ بنے؛ لہٰذا ان کی خلوص نیت اور آپ کی علمی کشش و تعلیمی رجحان و میلان نے آپ کی پیکر تراشی اور شخصیت سازی میں کلیدی کردار سرانجام دیا۔ ۹ / سال کی معمولی عمر میں وہ قرآن مقدس سے اپنا سینہ روشن کرلیا اور ساتھ ہی العمدہ، الفیۃ الحدیث، الحاوی الصغیر اور مختصر ابن حاجب جیسی اہم بنیادی کتابیں بھی پڑھ لی تھیں۔

چوں کہ ابتداے عمر سے ہی قلبی لگاؤ اور شغف خاص شعر و شاعری سے تھا اور اس میدان میں آپ نے طبع آزمائی بھی کی اور آپ کے بے شمار عمدہ اور فکر انگیز اشعار کی انمول موتیاں دیدہ زیب الفاظ و تراکیب کا لبادہ پہن کر جولان گاہ شعرا میں آئیں اور زندۂ جاوید نقوش ان کے بیدار ذہنوں میں چھوڑ گئیں۔ لیکن منظور خدا کچھ اور ہی تھا اور اس نابغۂ روزگار ہستی سے پوری دنیا کو متعارف کرانے کے لیے اہم کام پایۂ تکمیل تک پہنچانا تھا؛ اس لیے آپ کا دل یک لخت شعر و شاعری سے اچاٹ ہوگیا اور خدمت حدیث کا جذبہ سینہ میں تلاطم خیز موجوں کی

طرح جوش مارنے لگا چناں چہ آپ نے تحصیل علم کا باضابطہ آغاز ۸۹۳ھ سے شروع کیا اور علم حدیث کے حصول کے لیے مصر کے علاوہ حرمین شریفین، اسکندریہ، نابلس، رملہ، غزہ، یمن، قبرص، شام اور حلب وغیرہ کا سفر کیا اور وہاں کے متبحر اساطین حدیث کے سامنے زانوے تلمذ تہ کر کے اپنی علمی اور قلبی تشنگی بجھائی۔

حسن عباس زکی کے بیان سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آپ اپنے دور میں مرجع خلائق تھے، ہر کس و ناکس اپنے مسائل کی گرہ کشائی اور اپنے امور کی حل عقد کے لیے دربار میں حاضری دیتے۔ آپ کا علمی سمندر اور اتقان فی الحدیث کا شہرہ جب افق دنیا پر سر چڑھ کر بولنے لگا تو طالبان علوم نبویہ جوق در جوق دور دراز کی راہ پر خطر کو عبور کر کے آپ کے علمی رنگ میں خود کو رنگنے اور اپنی شخصیت کو تہذیب و تمدن کے زیور سے آراستہ کرنے اور دل کے نہاں خانوں کو علم و فن کے روغن سے منور کرنے اور پژمردہ دلوں کو جلا بخشنے کے لیے آتے اور کسب فیض کرتے۔ آپ نے اپنے زمانے کے ایک درجن سے زائد علمی مراکز میں لاکھوں تشنگان علوم نبویہ کی علمی پیاس بجھائی اور صرف خانقاہ بیرسیہ میں بیس سال تک تدریس کے فرائض انجام دیے، اس کے علاوہ الحدیث الکاملیہ، شیخونیہ، بدریہ، صالحیہ، فخریہ، نجمیہ، جمالیہ، حسینیہ اور جامع ابن طولون میں منصب تدریس پر فائز ہو کر علمی رموز و اسرار سے مہمانان رسول ﷺ کا سینہ صیقل کرتے رہے، تقریبًا اکیس سال تک مختلف اوقات و مقامات میں منصب قضا پر متمکّن رہے، علاوہ ازیں مجلس املا، وعظ اور افتا بھی منعقد کرتے رہے۔

آپ کی علمی گہرائی و گیرائی، بے لوث خدمت دین اور فیض عام کا شہرہ زبان زد تھا۔ آپ کے علمی محاسن، فنی کمالات اور قلمی نگارشات سے نہ صرف یہ کہ طلبا کی ایک جماعت استفادہ کرتی بلکہ اس دور کے ہزاروں مایۂ ناز مفکرین و مدبرین بھی بھرپور محظوظ ہوتے۔ آپ کے علمی جواہر پارے اور فنی شگوفے سے خوشہ چینی کرنے والے طلبا کی وافر مقدار ہے جن کا بالتفصیل ذکر مشکل ہے لیکن علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تالیف ”الجواہر الدرر“ کے حوالے سے چند مشاہیر تلامذہ کے نام پیش خدمت ہیں: امام سخاوی، ابن تغری بروی، ابراہیم قلقشبندی، عبدالحق سنباطی، عزبن فہد، ابن

ارکماش، علامہ بقاعی، ابن فہد مکی، ابن قاضی شہبہ اور زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہم۔

دو اہم خصوصیات: اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو وسعت علم اور حفظ واتقان کی لازوال نعمت سے بھرپور مالا مال کیا، آپ کی قوت حافظہ اتنی مستحکم اور سرعت لسانی اتنی باکمال تھی کہ صرف چار ہی مجلس میں سنن ابن ماجہ اور صحیح مسلم ختم کر دیتے اور امام طبرانی کی معجم صغیر کو صرف ایک نشست (ظہر اور عصر کے درمیان) میں ختم کر دیتے۔

سرعت کتابت بہت ہی لاجواب تھا، کسی بھی مضمون کو اپنی فکر کا جامہ پہنانا ہوتا تو بلا تأمل قلم برداشتہ اتنی سبک روی سے لکھتے چلے جاتے کہ دیکھنے والے آپ کی تحریروں کو سلسلۃ الذہب سے تعبیر کرتے۔ آپ کا ہمیشہ سے حسن معمول رہا کہ کام کے اختتام پر صحیح بخاری کا ایک پارہ ایک دن میں لکھ لیا کرتے۔

علامہ ابن کہد فرماتے ہیں: آپ کتابت، کشف اور قراءت میں حد انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ (تلخیص: محدثین عظام، ص:۵۹۹)

علم و فضل: آپ نے علوم دینیہ کی تحصیل میں بے انتہا خلوص و ایثار اور انہماک و توجہ کا مظاہرہ کیا، حصول علم کی راہ میں در پیش آنے والی مصیبتوں کا ڈٹ کر سامنا کیا اور ان مصیبتوں پر اف تک نہ کیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دست قدرت کی فیاضیوں نے اپنے گوہر نایاب خزانوں سے اتنا نوازا کہ نہ صرف اپنے معاصرین پر سبقت لے گئے بلکہ چند صدیوں تک ان کے پایہ کا کوئی محدث پیدا نہ ہو سکا۔ ان کی علمی جلالت کا اعتراف وقت کے متبحر فقہا اور محدثین نے کیا۔ چند نامور محدثین کے بیش بہا تأثرات پیش خدمت ہیں:

حافظ زین الدین عراقی رقم طراز ہیں: آپ کے شیخ نے آپ کو اپنے شاگردوں میں حدیث کا سب سے بڑا عالم بتایا ہے، وہ اکثر و بیشتر لوگوں کو علمی معلومات کے لیے آپ کے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔

ابن شحنہ لکھتے ہیں: آپ حافظ عصر، حافظ مغرب و مشرق اور امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ آپ کے عہد شباب ہی میں علم حدیث کی ریاست آپ پر ختم تھی۔

حافظ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کو شیخ الاسلام، امام الحفاظ اور حافظ الدنیا مطلق کا خطاب دیا۔(محدثین عظام، ص:۵۹۸)

خالق کائنات نے آپ کو رشحات قلم کی عمدہ خوبیوں سے فیضیاب کیا۔آپ نے مختلف علوم و فنون میں گراں قدر اور سود مند کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ڈاکٹر شاکر محمود نے آپ کی نگارشات کی تعداد ۳۲۰ بتائی ہے۔آپ نے اپنی تصنیف و تالیف کے ذریعہ علم حدیث کی جو مہتم بالشان خدمت انجام دی ہے اس کی نظیر دور دور تک نہیں ملتی۔ آپ کی طرز تحریر کو آپ کے زمانے ہی میں شرف دوام حاصل ہو گئی اور لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔آپ کے قلم سے بے شمار کتابیں معرض وجود میں آئیں۔ چند مشہور و نایاب قلمی کاوشیں یہ ہیں:

فتح البارى شرح صحيح البخاري، نزهة النظر شرح نخبة الفكر، تهذيب التهذيب، تعليق التعليق اور زیر مطالعہ "الاستعداد ليوم المعاد" وغیرہ۔

دنیائے علم و فن کے اس شہ سوار نے ماہ ذی الحجہ ۸۵۲ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ نماز جنازہ میں اتنی بھیڑ تھی کہ لوگ بیان کرنے سے قاصر نظر آرہے تھے۔ امرا و سلاطین، علما اور خواص سبھی شریک تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ مسلم سلمٰی کی قبر کے درمیان مقام قرافہ صغریٰ میں سپرد خاک کیے گئے۔

محمد محتشم مصباحی

۱۵ر ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ

۴ر جنوری ۲۰۱۸ء

دعائیہ کلمات

عمدۃ المحققین خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی، ناظم تعلیمات و سابق پرنسپل جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

فکر آخرت، اعمال صالحہ اور اللہ عزوجل کی رضاجوئی کی رغبت پیدا کرنے والی اور گناہوں سے نفرت دلانے والی کتاب مستطاب "الاستعداد لیوم المعاد" بہت خوب ہے۔ یقیناً انسان کے لیے سب سے بڑی کامیابی یہی ہے کہ وہ بروز قیامت نار دوزخ سے بچالیا جائے اور باغ جنت میں اس کا داخلہ ہوجائے جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (آل عمران، آیت:۱۸۵)

اس کتاب میں ایسی احادیث، آثار صحابہ اور اقوال بزرگان دین مذکور ہیں جن سے دل کو سکون وقرار میسر ہوتا ہے اور احکام الٰہیہ پر عمل اور منہیات شرعیہ سے اجتناب کا جذبہ ملتا ہے۔

بعض علما نے اس کتاب کا انتساب امام الشان حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ متوفیٰ: ۸۵۲ھ کی طرف کیا ہے جب کہ بعض نے اس کا انکار بھی کیا ہے۔ بہر حال یہ کتاب آداب شرع پر عمل آوری اور معصیت و گناہ سے دوری پر ممدّ و معاون ہے، مگر چوں کہ کتاب مذکور عربی میں تھی؛ اس لیے عزیز سعید مولانا محمد محتشم مصباحی نے اردو زبان میں اس کا ترجمہ کر دیا تاکہ اردو داں طبقہ بھی اس عظیم کتاب سے استفادہ کر سکے۔ شاید یہ عزیزِ موصوف کی پہلی قلمی کاوش ہے اسے وہ اپنی دستار فضیلت کے موقع پر دعوت نامہ کی شکل میں ہدیہ دینے کی غرض سے شائع کرنے والے ہیں۔ اللہ رب العزت موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور مزید حسن توفیق سے شاد کام کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

أمَر برقمه: محمد احمد المصباحی

۱۲/۴/۱۴۳۹ھ / ۳۱/۱۲/۲۰۱۷ء

تقریظ جلیل

محقق شہیر ادیب بے نظیر **علامہ شمس الہدیٰ مصباحی** استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

الحمد لولیه والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیه وآلہ وصحبه وحزبه وبعد!

فن حدیث میں شہرۂ آفاق شخصیت کے مالک امیر المومنین فی الحدیث امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک دلچسپ کتاب "الاستعداد لیوم المعاد" جس میں ایسی روایات کو یکجا فرمایا ہے جو مثلاً دو دو، چار چار، آٹھ آٹھ، دس دس چیزوں پر مشتمل ہیں اور اسی نہج پر اقوال اسلاف امت اور ائمۂ ملت کو بھی درج فرمایا ہے۔

محب مکرم مولانا **محمد محتشم مصباحی** صاحب زید شرفہ نے اردو زبان میں اس کا سلیس اور عام فہم ترجمہ کیا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور خیر الاذکیا **علامہ محمد احمد مصباحی** دام ظلہ العالی ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے قلم اصلاح نے اس ترجمہ کو کافی وقیع بنادیا ہے، انداز تعبیر کو بہت معیاری اور کافی ستھرا کر دیا ہے۔

اور یہ کتاب دنیا سے بے رغبتی اور فکر آخرت کا خاصا جذبہ فراہم کرتی ہے اور تجربات کے انمول تحفے بھی پیش کرتی ہے۔ مولانا موصوف نے صاحب کتاب کا ایک اجمالی تعارف بھی ضم کر دیا ہے اس سے بھی کتاب کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اور کتاب کے نام سے بھی اس کی افادیت کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

بہر حال دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ عزیزم مولانا محمد محتشم مصباحی سلمہ ربہ کے اس جذبۂ خیر خواہی کو استحکام بخشے اور "الدین النصیحة" کے تحت مزید سے مزید کی توفیقِ رفیق مرحمت فرمائے اور ان کے جشن دستار فضیلت کو اہل سنت کے لیے اور بالخصوص ان کے علاقہ کے لیے ذریعۂ برکات وحسنات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکرم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

دعا گو: شمس الہدیٰ عفی عنہ

خادم علم شریف الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی (انڈیا)

۲۸ ربیع النور ۱۴۳۹ھ

تاثر

حضرت مولانا محمد اظہار النبی حسینی مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

حدیث پاک میں ہے:''کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل'' اور ''الدنیا مزرعة الآخرة. '' ان احادیث سے ہمیں دنیا کے وقتی اور غیر دائمی مسکن اور آخرت کا دائمی مسکن ہونے کا درس ملتا ہے۔ اس درس کو سامنے رکھ کر ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ دنیا میں کیا کرنا چاہیے اور کیوں؟ مثل مشہور ہے کہ '' کما تزرع تحصد'' یعنی تم جیسی کھیتی کروگے ویسی فصل کاٹوگے۔ ٹھیک اسی طرح دنیا بھی دار العمل ہے، یہاں جو جیسا کام سر انجام دے گا اور جیسی کھیتی کرے گا دار الجزا یعنی آخرت میں اس کا بدلہ اسی انداز میں دیا جائے گا، ویسی ہی فصل کاٹے گا اور دار الجزا ہی اصل دار ہے۔ یہاں کی نعمتیں ہی حقیقی نعمتیں اور یہاں کی زندگی ہی ہمیشہ ہمیش کی زندگی ہے۔ علم دین سے واقفیت رکھنے والے کے لیے اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات کے نقوش یاد آخرت کی تعلیم، احادیث مبارکہ کے انوار فکر آخرت کی تلقین، صحابۂ کرام کے آثار غم آخرت کی ترغیب اور بزرگان دین کے اقوال آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے پر مشتمل ہیں۔ ایسے ہی آیات و احادیث اور آثار و اقوال کا ایک حسین گل دستہ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے '' **الاستعداد لیوم المعاد**'' کے نام سے مرتب فرمایا۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ استفادۂ عام کے لیے اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے چناں چہ الجامعۃ الاشرفیہ کے ایک ہونہار اور شریف الطبع فرزند عزیز القدر مولانا محتشم

مصباحی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ اور بنام "آخرت کی تیاری" شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

ترجمہ واضح، آسان، سلیس اور رواں دواں ہے، نیز خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ کی تصحیح و نظر ثانی نے ترجمہ کے حسن کو دوبالا کر دیا اور اس ترجمہ کی صحت پر سند عطا کر دی۔

دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے اور مولانا موصوف کے علم و عمل اور عمر میں برکت اور خدمت دین متین کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائے۔ (آمین)

احقر العباد:

محمد اظہار النبی حسینی مصباحی

خادم التدریس الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

تاثر

استاذ محترم حافظ و قاری مولانا ناظر جمال القادری مصباحی
مہتمم مدرسہ انجمن حمایت الاسلام (مچھوا، کولکاتا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”الاستعداد لیوم المعاد“ عربی زبان میں ہے جس کے مصنف حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ ہیں جو معتبر و مستند علمی شخصیت ہیں اور ان کی بہت ساری تصانیف ہیں۔

یہ کتاب عوام و خواص کے لیے نہایت مفید و کارآمد ہے۔ پیش نظر کتاب کا ترجمہ مولانا محمد محتشم مصباحی کی پہلی قلمی کاوش ہے، یہ ترجمہ معنوی اہمیت اور ادبی فن کے اعتبار سے یقیناً قابل تحسین ہے۔ میں نے چند صفحات کا سرسری نگاہ سے مطالعہ کیا تو میں نے خوب سے خوب تر پایا۔ مادر علمی الجامعۃ الاشرفیہ کا پروردہ یہ ناچیز اچھی طرح جانتا ہے کہ جامعہ کا طالب علم کسی نہ کسی مخصوص فن میں مہارت حاصل کرلیتا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی امسال جامعہ اشرفیہ سے سند فراغت حاصل کرنے والے طلبہ میں عزیزی اکرم مولانا محمد محتشم مصباحی (نارکل ڈانگہ، کولکاتا) بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی دستار فضیلت کے موقع پر ”الاستعداد لیوم المعاد“ کا اردو ترجمہ کیا ہے اور یہ ان کا پہلا اردو ترجمہ ہے، اپنے ترجمہ میں موصوف نے نہایت خوش اسلوب و سہل انداز میں عربی عبارت کے اصل معنی و مراد کو اپنے الفاظ میں ادا کیا ہے۔

اس کتاب کے مترجم عزیزی موصوف بہت ہی بااخلاق، مؤدب اور شریف الطبع ہیں۔ انہوں نے درجۂ اطفال سے حفظ کی تکمیل دارالعلوم اہل سنت انجمن حمایت الاسلام (مچھوا،

کولکاتا) میں کی،اس دور کے شب و روز کو میں نے دیکھا،نہایت صاف ستھرا، محنت ولگن اور علمی ذوق و شوق والے ہیں۔اسی جذبے کے پیش نظر میں نے موصوف کا جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ کروایا۔الحمدللہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ننھا سا پوداآج ایک بڑے سایے دار درخت کے مثل ہوکرجامعہ اشرفیہ سے دستار فضیلت حاصل کرر ہے ہیں،انہوں نے اشرفیہ میں رہ کر بہت محنت سے تعلیم حاصل کی اور ہمیشہ اعلیٰ و ممتاز پوزیشن حاصل کرتے رہے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قلمی کاوش کو قبول فرمائے اور عامۃ المسلمین کے لیے مفید بنائے اور انہیں مزید تصنیف و تالیف کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

طالب دعا:

مولانا محمد ناظر جمال القادری مصباحی

خادم: دارالعلوم اہل سنت انجمن حمایت الاسلام (مچھوا،کولکاتا)

۲۸/ربیع النور ۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۹/ دسمبر ۲۰۱۷

تأثر

رفیق محترم مولانا احمد رضا مصباحی، خطیب وامام نور محمدی مسجد (نارکل ڈانگہ، کولکاتا)

دنیا دارالعمل ہے اور آخرت دارالجزا۔عمل کے اعتبار سے جو جتنا اچھا ہو گا آخرت میں اسے انعام بھی اتنا ہی بڑا ملے گا، لیکن آج اس حقیقت کے ادراک کے بعد بھی ہم غافل ہیں، ہمارے دلوں میں نہ خوف خدا ہے اور نہ ہی محبتِ رسول ﷺ۔ دنیا کی ظاہری چمک دمک میں ہم اس قدر ڈوب چکے ہیں کہ اس سے باہر آنا بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی ایسے مشکل وقت میں ہماری آخرت کی طرف رہنمائی کرے اور آخرت کی یاددلائے تو صحیح معنوں میں وہی ہمارا سب سے بڑا محسن اور خیر خواہ ہے۔

اسی خیر خواہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر محب محترم مولانا محمد محتشم مصباحی صاحب نے اصلاح و نصیحت پر مشتمل ایک گلدستہ کتابی شکل میں پیش کیا، اس کے مشمولات و مندرجات کو دیکھنے کے بعد محسوس ہوا کہ اسے پڑھنے والے کے اندر یقیناً ایک انقلاب آئے گا اور وہ دنیا کی رنگینیوں سے نکل کر آخرت کی تیاری میں لگ جائے گا۔

یہ کتاب دراصل علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاہ کار تصنیف **"الاستعداد لیوم المعاد"** کا نہایت ہی سلیس اور بامحاورہ ترجمہ ہے۔ اس کے ذریعہ موصوف نے ہم سب کو علامہ ابن حجر علیہ الرحمۃ جیسی عظیم ہستی کی تالیف سے استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ موصوف اپنی اس علمی و قلمی خدمت پر بے پناہ مبارک بادیوں کے مستحق ہیں۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے انھیں ڈھیر ساری مبارک بادیاں پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ پروردگار عالم ان کی اس علمی و قلمی کاوش کو قبول فرمائے اور اپنے محبوب ﷺ کے صدقے ان کا علمی قد بلند فرمائے اور مزید دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرمائے۔ (آمین)

گدائے حافظ ملت:

محمد احمد رضا صدیقی مصباحی

خطیب وامام نور محمدی جامع مسجد قصاب بستی نارکل ڈانگہ (کولکاتا)

تاثر

حضرت مولانا محمد رضوان احمد ساحل برکاتی
خطیب وامام جناتی مسجد (حاجی پاڑہ، راجا بازار، کولکاتا)

علامہ ابن حجر علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب ”**الاستعداد لیوم المعاد**“ کا اردو ترجمہ بنام ”آخرت کی تیاری“ مولانا محمد محتشم مصباحی نے نہایت خوب صورت طریقے سے کیا ہے۔ موصوف کی ترجمہ شدہ کتاب کا کہیں کہیں سے مطالعہ کیا بہت عمدہ، سلیس اور رواں ترجمہ کیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ کسی کہنہ مشق ترجمہ نگار کے قلم کی جولانی ہے۔ یہ نقش اول مزید تالیف وتصنیف کی راہ میں معاون ومددگار ثابت ہوگا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید علم نافع کی دولت سے سرفراز فرمائے اور الجامعۃ الاشرفیہ جو حضور حافظ ملت کی یادگار ہے اس ”باغ فردوس“ کا نام روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا گو:
مولانا محمد رضوان احمد ساحل برکاتی
خطیب وامام جناتی مسجد (حاجی پاڑہ، راجا بازار، کولکاتا)

تاثر

حافظ و قاری سید محمد مہتاب عالم اشرفی جامعی خطیب وامام چولیہ مسجد (کیلابگان، کولکاتا)

زیر نظر کتابچہ دراصل آٹھویں صدی ہجری کے عظیم محقق و محدث علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب ایک اہم رسالہ ”الاستعداد لیوم المعاد“ کا اردو ترجمہ ہے اس غیر معمولی کاوش کو عزیزِ اسعد حافظ و قاری مولانا محمد محتشم مصباحی نے انجام دیا ہے اور اپنے دستار فضیلت کے پر مسرت موقع پر ”دعوت نامہ“ کے طور پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، ترجمہ کے بعض مقامات کو میں نے پڑھا، حتی الوسع ترجمہ کو آسان فہم، بامحاورہ اور سلیس بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب خصوصاً آج کے اس دور میں —جب کہ ہر آدمی دنیا کی جانب بھاگ رہا ہے اور ہر فرد و بشر کو مادیت کے بخار نے ایسا جکڑ رکھا ہے کہ ہر واعظ کا وعظ صدا بصحرا اور ہر طبیب کی دوا بے کار ثابت ہو رہی ہے—کس قدر اہم ہے؟ وہ اپنے عنوان سے ظاہر ہے۔

مولانا کی اس غیر معمولی کاوش پر میں بصمیمِ قلب وجاں انہیں مبارک بادی پیش کرتا ہوں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ اس کتاب کو اپنے ہر قاری کے لیے اسم با مسمّٰی اور مولانا مترجم کے لیے آخرت کی بہترین پونجی بنائے، مولانا کی زندگی کے ہر آن کو خود ان کے لیے اور ان سے وابستگی رکھنے والے ہر شخص کے لیے نفع کا سامان بنائے اور ان کی ہر آنے والی گھڑی کو پچھلی گھڑی سے بہتر کرے۔ (آمین یارب العلمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

طالب دعا: سید محمد مہتاب عالم اشرفی جامعی غفرلہ
خطیب وامام چولیہ مسجد (کیلابگان، کولکاتا)
۲۳؍ دسمبر ۲۰۱۷ء

تاثر

حافظ و قاری مولانا محمد جمیل الرحمٰن مصباحی امام و خطیب بہشتی پاڑہ مسجد (مچھوا، کولکاتا)

زیر نظر کتاب "آخرت کی تیاری" عزیزم مولانا محمد محتشم مصباحی کی محنت اور شب و روز کی عرق ریزی کا بہترین ثمرہ ہے جس کے لیے وہ یقیناً لائق تحسین ہیں۔ درسی کتابوں میں مشغولیت کے باوجود عوام اہل سنت کی اصلاح کا ایسا حسین جذبہ مولانا موصوف کے لیے مستقبل میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ مادر علمی الجامعۃ الاشرفیہ کا پروردہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے علمی و فکری تحریک کی اشاعت اور اس کے فروغ میں سعی بلیغ کر رہا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کی افادیت کو عام فرمائے اور مترجم کو جزائے خیر سے نوازے۔

(آمین)

دعاگو:

مولانا محمد جمیل الرحمٰن مصباحی

امام و خطیب بہشتی پاڑہ مسجد (مچھوا، کولکاتا)

تقدیم

ادیب البیان حضرت **مولانا دستگیر عالم مصباحی**، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس دنیا میں بے شمار مخلوقات پیدا فرمائیں اور ان میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور بہت ساری ذمہ داریوں کا مکلف بنایااور ان ذمہ داریوں کی طرف رہنمائی انبیاے کرام کی مقدس جماعت کے ذریعہ فرمائی۔ اور یہ واضح فرمادیا کہ یہ دنیا دار العمل ہے جو چند روزہ ہے اور اس کے فنا ہونے کے بعد ایک اور دار ہے جو دار الآخرت اور دار الجزا ہے جس کے لیے فنا نہیں ہے۔ ہر انسان دنیا میں اپنے ایمان و عمل کے مطابق وہاں جزا و سزا پائے گا۔ ہر انسان کی آخری منزل آخرت ہے جس کی طرف وہ رواں دواں ہے تو جس طرح دنیا میں کسی سفر پر نکلنے والے کے لیے اپنے ساتھ زادِ راہ رکھنا ضروری ہے اسی طرح سفر آخرت کے لیے توشۂ آخرت جمع کرنا از حد ضروری ہے۔ اپنے ساتھ توشہ نہ رکھنا انتہائی درجے کی نادانی و بے وقوفی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ سے ایک صحابی نے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ عقل مند مسلمان کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”جو لوگ سب سے زیادہ موت کو یاد رکھتے ہیں اور موت کے بعد والی منزل کی سب سے اچھی تیاری کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ہوشیار و عقل مند ہیں۔“ (اخرجہ ابن ماجہ)

آخرت پر ایمان رکھنا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور یہ ایسا عقیدہ ہے کہ اگر تمام

مسلمان اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنے لگیں تو ہمارے معاشرے سے تمام برائیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی، اور لوگوں کی اصلاح کے لیے خارج سے کسی طاقت کے استعمال کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمان آخرت پر ایمان تو ضرور رکھتا ہے لیکن اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کم ہی کرتا ہے جس کی وجہ سے اسے آخرت میں سزا تو ملے گی ہی، اس دنیا میں بھی اس کی نحوست کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور ہمارا معاشرہ اضطراب و بے چینی کا شکار رہتا ہے۔

زیر نظر رسالہ "الاستعداد لیوم المعاد" یوم آخرت کی تیاری پر تنبیہات سے متعلق ہے جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ اس میں ان احادیث رسول ﷺ، آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اقوال علما کو جمع کیا گیا ہے جو اخلاق و عمل کو سنوار کر لوگوں کو آخرت میں پیش ہونے کے قابل بنانے والے ہیں۔ اس عربی رسالہ کی نسبت اگرچہ علامہ ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ (متوفی: ۸۵۲ھ) کی جانب کی گئی ہے اور انہی کے نام سے ہندوستان اور ترکی میں کئی مرتبہ چھپ بھی چکا ہے، مگر ان کے تذکرہ نگاروں نے اس رسالے کو ان کی تصنیفات سے شمار نہیں کیا ہے۔

اس کا اردو ترجمہ عزیزم مولانا محمد محتشم مصباحی متعلم درجۂ فضیلت جامعہ اشرفیہ نے کیا ہے، ترجمے کو سلیس اور آسان بنانے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔ راقم السطور نے (دستگیر عالم مصباحی) اسے از اول تا آخر بہ نظر اصلاح دیکھا اور حسب ضرورت اصلاح بھی کی ہے۔ یہ رسالہ عوام کے لیے بالعموم اور خطبا و واعظین کے لیے بالخصوص مفید ہے۔ اللہ عزوجل مترجم کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور مستقبل میں اس طرح کے دینی کاموں کے لیے مزید حوصلہ بخشے۔ آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

طالب دعا:

دستگیر عالم مصباحی

خادم تدریس: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

۱۱ر ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ/۳۰ر دسمبر ۲۰۱۷ء بروز سنیچر

باب الثُنائی

(ان احادیث واقوال کا بیان جن میں دو دو چیزوں کا ذکر ہے)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان دو خصلتوں سے افضل کوئی چیز نہیں (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (۲) مسلمانوں کو نفع پہنچانا۔ اور ان دو خصلتوں سے بدتر کوئی چیز نہیں (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا (۲) مسلمانوں کو نقصان پہنچانا۔

رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم علما کی صحبت اختیار کرو اور دانشوروں کی باتیں سنو؛ کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نورِ علم و حکمت سے مردہ دلوں کو اسی طرح زندہ فرمادیتا ہے جس طرح بارش کے پانی سے بنجر زمین کو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص بغیر توشۂ آخرت کے قبر میں داخل ہوا تو گویا اس نے بغیر کشتی کے سمندری سفر کرنا چاہا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دنیا میں عزت مال سے ملتی ہے اور آخرت میں نیک اعمال سے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا کی فکر دل میں تاریکی پیدا کرتی ہے اور آخرت کی فکر دل میں نور پیدا کرتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے تو جنت اس کی طلب میں رہتی ہے اور جو گناہ کی تلاش میں رہتا ہے تو دوزخ اس کی تلاش میں رہتا ہے۔

یحیٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شریف نے اللہ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی کسی عقل مند نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی۔

حضرت اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ جس شخص کا سرمایۂ زندگی تقویٰ ہو تو زبانیں اس کے دینی فوائد بیان کرنے سے عاجز ہیں اور جس شخص کی پونجی دنیا ہو تو زبانیں اس کے دینی نقصانات بیان کرنے سے عاجز ہیں۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ہر وہ خطا جو انسانی خواہشات کی بنا پر ہوتی ہے اس کی بخشش کی امید ہوتی ہے اور ہر وہ معصیت جو تکبر کی وجہ سے ہوتی ہے اس کی مغفرت کی امید نہیں ہوتی؛ اس لیے کہ ابلیس کی معصیت کی اصل تکبر تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی اصل انسانی خواہش تھی۔

بعض پرہیزگاروں سے منقول ہے کہ جو ہنستے ہوئے گناہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرمائے گا اس حال میں کہ وہ رو رہا ہوگا اور جو روتے ہوئے اس کی فرماں برداری کرے گا تو وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس حال میں کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔

بعض حکیموں سے مروی ہے کہ چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ سمجھو؛ کیوں کہ انہی کی وجہ سے بڑے گناہ صادر ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ صغیرہ گناہ اصرار کے بعد صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے اور استغفار سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ عارف باللہ کی توجہ حمد و ثنائے الٰہی کی طرف مبذول رہتی ہے اور زاہد کی توجہ دعائے مغفرت کی طرف؛ اس لیے کہ عارف باللہ کا مقصود رب العزت کی ذات ہوتی ہے اور زاہد کا مقصود خود اس کی ذات ہوتی ہے۔

اور بعض دانشوروں سے مروی ہے کہ جس نے یہ سمجھا کہ اس کا اللہ سے بڑا کوئی دوست ہے تو اس کی معرفت باللہ کم ہے اور جس نے یہ سمجھا کہ اس کا اپنے نفس سے بڑا کوئی دشمن ہے تو اس کی خود شناسی کم ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ رب العزت کے اس ارشاد ”ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ“ (سورہ روم، آیت: ۴۱) میں خشکی سے مراد زبان ہے اور سمندر سے دل؛ کیوں کہ جب زبان بگڑ جاتی ہے تو اس پر دل گریہ وزاری کرتا ہے اور جب دل بگڑ جاتا ہے تو فرشتے اس پر آہ و فغاں کرتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ خواہش نفس بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہے اور صبر و تحمل غلاموں کو بادشاہ۔

کیا تم نے یوسف علیہ السلام اور زلیخا کا قصہ نہیں سنا؟

یہ بھی کہا گیا ہے کہ خوشخبری اس کے لیے جس کی عقل امیر اور خواہش قیدی ہو اور ہلاکت ہے اس کے لیے جس کی خواہش امیر اور عقل غلام ہو۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ جو گناہوں سے باز آجاتا ہے تو اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور جو حرام کھانے کمانے سے توبہ کر کے حلال کھانا کمانا شروع کر دیتا ہے تو اس کی فکر صاف ستھری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاے کرام کی طرف وحی فرمائی کہ جن باتوں کا میں نے تمھیں حکم دیا ان میں میری پیروی کرو اور جن باتوں کی میں نے تمھیں نصیحت کی ان میں میری نافرمانی نہ کرو۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ عقل کا کمال رضاے الٰہی کے لیے عمل کرنے اور اسکے غضب سے بچنے میں ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ علم و فضل والوں کا ٹھکانا تو ہر جگہ ہے لیکن جاہل کا کہیں ٹھکانا نہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ شخص لوگوں کے درمیان اجنبی ہو جاتا ہے جو عبادت و ریاضت کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ عبادت الٰہی کے لیے حرکت کرتے رہنا معرفت الٰہی کی دلیل ہے جیسا کہ جسم کا حرکت کرتے رہنا اس کی زندگی کی دلیل ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ گناہوں کا سرچشمہ دنیا کی محبت ہے اور تمام فتنوں کی جڑ عشر اور زکات نہ دینا ہے۔

کہا گیا ہے کہ غلطی کا اعتراف کرنے والا ہمیشہ قابل تعریف ہوتا ہے اور غلطی کا اعتراف کرنا مقبولیت کی علامت ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت کی ناشکری کمینگی ہے اور بے وقوف کی صحبت نحوست کا ذریعہ ہے۔

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا!

(۱) اے وہ شخص جو دنیا کمانے میں لگ گیا، یقیناً لمبی امید نے تجھے دھوکے میں ڈال دیا۔

(۲) وہ ہمیشہ غفلت ہی میں پڑا رہا، یہاں تک کہ موت اس کے پاس آگئی۔
(۳) موت تو اچانک ہی آیا کرتی ہے اور قبر عمل کا صندوق ہے۔
(۴) دنیا کی سختیوں پر صبر کر؛ کیوں کہ موت مقررہ وقت پر ہی آئے گی۔

باب الثُلاثی

(ان احادیث واقوال کا بیان جن میں تین تین چیزوں کا ذکر ہے)

فرمان رسول ﷺ ہے کہ جس نے تنگیِ رزق کی شکایت کرتے ہوئے صبح کی تو گویا کہ اس نے اپنے رب کی شکایت کی، جس نے امور دنیا کے سلسلے میں فکر مند ہوکر صبح کی تو گویا اس نے رب سے ناراض ہوکر صبح کی اور جس نے کسی مالدار کی مالداری کی وجہ سے تواضع کی تو اس نے اپنے دین کا دو تہائی حصہ کھودیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں ان تین چیزوں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا: (۱) مالداری خواہش سے (۲) جوانی خضاب سے (۳) تندرستی دواؤں سے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آدھی عقل مندی لوگوں کے ساتھ اچھی دوستی رکھنا ہے، نصف علم اچھے انداز میں سوال کرنا ہے اور نصف معیشت حسن تدبیر ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے، جو گناہوں سے الگ ہوجاتا ہے فرشتے اسے اپنا محبوب بنالیتے ہیں اور جو مسلمانوں سے زیادہ فائدہ کی امید منقطع کرلیتا ہے اسے مسلمان اپنا محبوب بنالیتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً دنیا کی نعمتوں میں سے تمھیں اسلام کی نعمت کافی ہے، تمھاری مصروفیات میں سے اطاعت الٰہی تمھارے لیے کافی ہے اور عبرتوں میں سے موت کی عبرت کافی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کتنے ایسے لوگ ہیں جنھیں نعمت

دے کر مہلت دی جاتی ہے، کتنے لوگ ایسے ہیں جو اپنی تعریف و توصیف کی وجہ سے فتنہ میں پڑجاتے ہیں اور کتنے لوگ اپنے گناہوں کے پوشیدہ رہنے کی وجہ سے دھوکے میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ زبور میں وحی کی گئی کہ عقل مند آدمی کے لیے ان تین چیزوں میں مشغول ہونا مناسب ہے: (۱) توشۂ آخرت (۲) کسب معاش (۳) رزق حلال کے ذریعہ لذت کی طلب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں، تین ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں، تین درجات بلند کرنے والی ہیں اور تین کفارے ہیں۔ رہی نجات دینے والی تو وہ یہ ہیں: ظاہر و باطن دونوں میں اللہ سے ڈرنا، غریبی اور امیری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا اور خوشی و ناراضی دونوں حالتوں میں انصاف کرنا۔

رہی ہلاکت خیز چیزیں تو وہ یہ ہیں: حد سے زیادہ بخل کرنا، خواہش نفس کی پیروی کرنا اور خود کو اچھا سمجھنا۔

رہی درجات بلند کرنے والی چیزیں تو وہ یہ ہیں: سلام کو عام کرنا، (بھوکوں) کو کھانا کھلانا اور رات کے سناٹے میں جب کہ لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا۔

رہے کفارے تو وہ یہ ہیں: سردیوں کے زمانے میں وضو میں مبالغہ کرنا، نماز با جماعت کی پابندی کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے رسول برحق! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدمی جیسے چاہے زندگی گزارے، ایک دن اسے موت آنی ہے، جس سے چاہے محبت کرے، ایک دن اس سے الگ ہونا ہے اور جو چاہے عمل کرے اس کا بدلہ ملنا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سایۂ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک حالت تکلیف میں وضو کرنے والا دوسرے تاریکی میں مسجد جانے والا تیسرے بھوکوں کو کھانا کھلانے والا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آخر کس وجہ سے اللہ رب العزت نے آپ کو اپنا خلیل (دوست) بنایا؟ آپ نے فرمایا: محض تین چیزوں کی وجہ سے:۔ میں نے حکم الٰہی کو دوسروں کے حکم پر ترجیح دی، میں نے اس چیز کی فکر نہ کی جس کی اللہ نے میرے لیے ذمہ داری لی (یعنی رزق) اور صبح و شام کا کھانا ہمیشہ مہمانوں کے ساتھ کھایا۔

بعض دانشوروں سے مروی ہے کہ تین چیزیں غمگین دلوں کو سکون بخشتی ہیں: ذکر الٰہی، اس کے محبوب بندوں کی زیارت اور دانشوروں کی نصیحت آمیز باتیں۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جو بے ادب ہے وہ عالم نہیں، جو بے صبر ہے وہ دین دار نہیں اور جو زیادہ پرہیز گار نہیں وہ قرب الٰہی کا حقدار نہیں۔

مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص علم کی تلاش میں نکلا تو اس کی اطلاع اس کے نبی کو ہوئی، اس نبی نے اسے بلا بھیجا، جب وہ حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: اے نوجوان! میں تمھیں تین ایسی باتوں کی نصیحت کرتا ہوں جن میں اگلوں اور پچھلوں کا علم پوشیدہ ہے: (۱) ظاہر و باطن دونوں میں خدا سے ڈرو (۲) لوگوں کو خیر سے یاد کرو (۳) رزق حلال کھاؤ۔ نوجوان یہ سن کر رک گیا اور طلب علم کے لیے نہیں نکلا۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے علم کے اسّی صندوق جمع کیے، لیکن اپنے علم سے مستفید نہیں ہوا تو اللہ تعالیٰ ان کے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ اس صندوق جمع کرنے والے شخص سے کہو کہ تمھارا بے شمار علم جمع کر لینا تمھیں نفع نہ دے گا، جب تک کہ تم ان تین چیزوں پر عمل نہ کرو۔ (۱) دنیا سے دل نہ لگاؤ؛ کیوں کہ یہ مومنوں کا دائمی گھر نہیں (۲) شیطان کے ہم نشیں نہ بنو؛ کیوں کہ وہ مومنوں کا خیر خواہ نہیں (۳) کسی کو تکلیف نہ دو؛ کیوں کہ یہ مومنوں کا پیشہ نہیں۔

ابو سلیمان دارانی نے اس طرح دعا کی: اے میرے پروردگار! اگر تو گناہوں کی وجہ سے میری گرفت فرمائے گا تو میں تجھ سے معافی طلب کروں گا اور اگر تو بخل کی وجہ سے میرا مواخذہ فرمائے گا تو میں تیری سخاوت کا سہارا لوں گا، ان سب کے باوجود تو مجھے جہنم میں داخل

کرے گا تو میں جہنمیوں کو بتادوں گا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

کہا گیا ہے: نیک بخت وہ ہے جس کا دل عالم، بدن صابر اور اپنے پاس موجودہ چیز پر قناعت کرنے والا ہو۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ یقیناً تم سے پہلے ہلاک ہونے والے اپنی تین عادتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے: زیادہ بولنے، زیادہ کھانے اور زیادہ سونے کی وجہ سے۔

یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خوش خبری ہو اسے جس نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرلی، اس سے پہلے کہ دنیا اسے جدا کردے، قبر کی تیاری کرلی اس میں داخل ہونے سے پہلے پہلے اور موت سے پہلے پہلے اپنے رب کو راضی کرلیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے وہ شخص جس کا دامن سنت الٰہی، سنت رسول اور اس کے محبوب بندوں کی سنت سے خالی ہو تو در حقیقت اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ سنت الٰہی کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: راز کی پردہ پوشی، پھر پوچھا گیا سنت رسول کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: آپس میں حسن سلوک سے پیش آنا، پھر پوچھا گیا اس کے محبوب بندوں کی سنت کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: لوگوں کی طرف سے ہونے والی تکلیف کو برداشت کرنا۔

ہم سے پہلے کے لوگ ایک دوسرے کو ان تین باتوں کی وصیت کیا کرتے اور لکھ کر بھیجتے بھی تھے (۱) جس نے آخرت کے لیے کام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے کام پورے کردے گا (۲) جس نے اپنا باطن نکھارا تو اللہ اس کے ظاہر کو نکھار دے گا (۳) جس نے ان امور کی اصلاح کی جو اس کے اور اللہ رب العزت کے درمیان ہیں تو اللہ تعالیٰ ان امور کو درست فرمادے گا جو اس کے اور لوگوں کے درمیان ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے نیک انسان بن کر رہ، نفس کے نزدیک سب سے شریر آدمی بن کر رہ اور لوگوں کے درمیان عام آدمی کی طرح زندگی بسر کر۔

کہا گیا ہے کہ اللہ رب العزت نے عزیر علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے عزیر! اگر تم سے کوئی معمولی لغزش سرزد ہو جائے تو یہ نہ دیکھنا کہ وہ معمولی ہے بلکہ اس ذات کی طرف دیکھنا جس کی

بار گاہ میں گناہ ہوا ہے، جب تمھیں معمولی سی خیر ملے تو یہ نہ دیکھو کہ وہ معمولی ہے بلکہ اس ذات کی طرف دیکھو جس نے تمھیں اس خیر سے نوازا اور جب تمھیں کوئی مصیبت پہنچے تو میرے بندوں سے میری شکایت نہ کرنا جس طرح میں تمھاری شکایت اپنے فرشتوں سے نہیں کرتا جب تیری برائیاں میرے یہاں پہنچتی ہے۔

حضرت حاتم اصم کا قول ہے کہ ہر صبح شیطان مجھ سے پوچھتا رہتا ہے کہ آج تم کیا کھاؤ گے، کیا پہنو گے اور کہاں رہو گے؟ تو میں ہمیشہ یہی جواب دیتا ہوں کہ میں موت کھاؤں گا، کفن پہنوں گا اور قبر میں رہوں گا۔

فرمان رسول ﷺ ہے کہ جو نافرمانی کی ذلت سے نکل کر اطاعت الٰہی کی عزت میں آگیا تو خدا اسے بغیر مال کے بے نیاز کر دے گا، بغیر کسی لشکر جرار کے اس کی مدد فرمائے گا اور بغیر کسی قبیلے کے اسے تقویت بخشے گا۔

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن اپنے اصحاب کے درمیان جلوہ گر ہوئے اور پوچھا؟ آج تم نے کس حالت میں صبح کی! تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے ایمان کی حالت میں صبح کی، تو اس پر سرکار ﷺ نے فرمایا: تمھارے ایمان کی علامت کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا ہم مصیبت پر صبر کرتے ہیں، خوشحالی پر شکر ادا کرتے ہیں اور تقدیر سے راضی رہتے ہیں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک تم مومن کامل ہو۔

اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاے کرام علیہم السلام کی طرف وحی فرمائی کہ جو مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہو تو میں اسے جنت میں داخل کر دوں گا، جو اس حال میں ملے کہ اس کا دل میرے خوف سے لبریز ہو تو میں اسے عذاب دوزخ سے دور رکھوں گا اور جو اس حال میں ملے کہ مجھ سے شرم محسوس کرتا ہے تو میں فرشتوں سے اس کے گناہوں کو بھلا دوں گا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرائض الٰہی ادا کرو؛ تاکہ تم سب سے بڑے عبادت گزار بندے بن جاؤ، ممنوعات شرعیہ سے اجتناب کرو؛ تاکہ تم سب سے بڑے

پرہیز گار بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ نے جو تمھارے لیے تقسیم فرما دیا ہے اس سے راضی رہو؛ تاکہ تم سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ۔

صالح مرقدی جب کچھ ویران مکانات کے پاس سے گزرے تو ان کی ویرانی دیکھ کر آپ نے فرمایا: اے در و دیوار! تمھارے سابق مالکان کہاں گئے، تمھیں آباد کرنے والوں کو کیا ہوا اور تمھارے پرانے مکیں کہاں کھو گئے؟ غیب سے ندا آئی کہ ان کے نشانات مٹ ہو گئے، ان کے جسم مٹی کے نیچے بوسیدہ ہو گئے اور ان کے اعمال ان کی گردنوں کے ہار بن کر باقی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس پر چاہو احسان کرو کہ تم اس کے امیر ہو جاؤ گے، جس سے چاہو سوال کرو کہ تم اس کے اسیر بن جاؤ گے اور جس سے چاہو بے نیازی اختیار کرو؛ اس لیے کہ تم بھی اسی کے مثل ہو۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پوری دنیا کو ترک کرنا حقیقت میں پوری دنیا کو حاصل کرنا ہے، جس نے پوری دنیا سے جدائی اختیار کی تو گویا کہ اس نے پوری دنیا حاصل کر لی اور جس نے پوری دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی تو گویا کہ اس نے پوری دنیا چھوڑ دی تو پتا چلا کہ دنیا کا حصول اس کو چھوڑنے میں ہے اور چھوڑنا حاصل کرنے میں ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس چیز کے ذریعہ زہد حاصل کیا؟ انھوں نے جواب دیا: تین چیزوں سے، قبر کو وحشت میں مبتلا کرنے والی پایا، جب کہ میرے ساتھ کوئی مونس و غم خوار نہ ہوگا، میں نے دیکھا کہ راستہ طویل ہے اور میرے پاس کچھ بھی زادِ راہ نہیں اور میں نے دیکھا کہ خدائے جبار و قہار قاضی ہے اور میرے پاس کوئی حجت نہیں۔

حضرت ابو بکر شبلی علیہ الرحمۃ ایک عظیم عارف باللہ تھے، انھوں نے عرض کی کہ اے میرے خدا! میری خواہش ہے کہ میں اپنی محتاجی اور ضعف کے باوجود اپنی تمام نیکیاں تیرے نذر کروں تو تو کیسے نہ چاہے گا کہ میری تمام خطائیں میرے حوالے کر دے جب کہ تو مجھ سے بے نیاز بھی ہے؟

اور فرمایا: جب تم اپنا دل خدا سے لگانے کا ارادہ کرو تو خود سے بے زار ہو جاؤ۔

نیز فرمایا: اگر تم وصال کی مٹھاس چکھ لیتے تو ضرور تم جدائی کی کڑواہٹ پہچان لیتے۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے انسیت رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے جواباً کہا: تم کسی بھی خوبصورت چہرے، سریلی آواز اور فصیح زبان والے سے دل نہ لگاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ زہد میں تین حروف ہیں۔ زا، ہا اور دال۔ تو ''زا'' یہ زاد آخرت پر دلالت کرتا ہے اور ''ہا'' راہ دین کی ہدایت کی غمازی کرتا ہے اور ''دال'' اطاعت الٰہی میں دائمی طور پر کمربستہ رہنے پر دلالت کرتا ہے۔

دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا ہے: زہد میں تین حروف ہیں۔ ''زا'' سے زینت کو چھوڑنا، ''ہا'' سے ہوائے (خواہش) نفس کو چھوڑنا اور ''دال'' سے دنیا کو چھوڑنا مراد ہے۔

حامد لفاف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور نصیحت کرنے کی درخواست کی تو آپ نے بطور نصیحت فرمایا: مصحف (قرآن شریف) کے غلاف کی طرح اپنے دین کے لیے ایک غلاف بنالے۔ ان سے پوچھا گیا دین کا غلاف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: لایعنی باتوں، غیرضروری دنیاوی سازوسامان اور بلاضرورت لوگوں کی ملاقات سے باز رہنا ہے، تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ زہد اصل میں چھوٹی بڑی ہر قسم کی حرام چیزوں سے باز رہنے، تمام آسان و مشکل فرائض ادا کرنے اور دنیا کی تمام قلیل و کثیر چیزوں سے کنارہ کش رہنے کا نام ہے۔

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے لخت جگر! لوگوں کے تین حصے ہیں۔ ایک تہائی حصہ اللہ کے لیے، دوسرا تہائی حصہ اپنی ذات کے لیے اور تیسرا تہائی حصہ کیڑوں مکوڑوں کے لیے ہے۔ رہا وہ حصہ جو اللہ کے لیے ہے تو وہ اس کی روح ہے اور جو خود اس کے لیے ہے تو وہ اس کا عمل ہے اور جو کیڑوں مکوڑوں کے لیے ہے تو وہ اس کا جسم ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ تین چیزیں قوت حافظہ بڑھاتی ہیں اور بلغم ختم کرتی ہیں۔ مسواک کرنا، روزہ رکھنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔

حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ مومنوں کے لیے شیطان سے بچنے کے تین قلعے ہیں۔ مسجد، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن۔

بعض حکمانے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے تین ایسے خزانے ہیں جنھیں صرف وہ اپنے محبوب بندوں ہی کو دیتا ہے اور وہ خزانے محتاجی، بیماری اور صبر ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ سب سے بہتر دن، سب سے بہتر مہینہ اور سب سے بہتر کام کون سا ہے ؟ تو آپ نے جواب دیا: سب سے بہتر دن جمعہ، سب سے بہتر مہینہ رمضان اور سب سے بہتر کام نمازوں کو ان کے وقتوں میں ادا کرنا ہے۔

تین دنوں کے بعد حضرت ابن عباس سے کیے گئے سوال اور ان کے جواب کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: اگر مشرق سے لے کر مغرب تک کے علما، فقہا اور حکما سے بھی اس بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ سب ابن عباس کی طرح جواب نہ دے پاتے۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ تمھارا بہترین کام وہ ہے جو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو جائے بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تم سچے دل سے خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو اور بہترین دن وہ ہے جس میں تمھاری روح ایمان کی حالت میں پرواز کرے۔

کسی شاعر نے بہت ہی خوب کہا !

کیا تمھیں نظر نہیں آرہا ہے کہ گردش لیل و نہار کس طرح ہماری حالت بدل رہی ہے پھر بھی ہم خفیہ اور علانیہ دونوں طرح لہو و لعب میں مشغول ہیں۔ تم دنیا اور اس کے زیب و زینت سے ہرگز دل نہ لگاؤ؛ کیوں کہ یہ مستقل ٹھکانا نہیں ہے، موت سے پہلے پہلے اپنے لیے عمل خیر کرلو اور دوستوں اور عزیزوں کی کثرت تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے۔

کہا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اسے دین کا فقیہ بنادیتا ہے، دنیا سے کنارہ کش کردیتا ہے اور اسے اس کے عیوب دکھا دیتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لیے تمھاری دنیا کی تین چیزیں محبوب بنادی گئی ہیں۔ خوشبو، عورت اور نماز۔

آپ کے ساتھ صحابہ تشریف فرما تھے، یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے بالکل سچ فرمایا، مجھے بھی دنیا کی تین چیزوں سے محبت ہے: جلوۂ رسول کو بار بار دیکھنا، اپنا پورا سرمایہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دینا اور میری لخت جگر عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا آپ کے نکاح میں ہونا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے ابوبکر! آپ نے بالکل بجا فرمایا، مجھے بھی تین چیزوں سے محبت ہے: بھلائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور پھٹے پرانے کپڑے پہننا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے عمر! آپ نے بالکل درست فرمایا۔ مجھے بھی تین چیزوں سے محبت ہے: بھوکوں کو کھانا کھلانا، ننگوں کو کپڑا پہنانا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔

تب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عثمان! آپ بالکل سچ کہہ رہے ہیں، مجھے بھی تین چیزوں سے محبت ہے۔ مہمان نوازی کرنا، گرمی کے دنوں میں روزہ رکھنا اور راہ خدا میں تلوار چلانا۔

ابھی گفتگو کا سلسلہ جاری ہی تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسول میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے اللہ رب العزت نے آپ لوگوں کی گفت وشنید سن کر بھیجا اور اس نے حکم دیا کہ آپ مجھ سے یہ سوال کریں کہ اگر میں اہل دنیا سے ہوتا تو کیا پسند کرتا؟

آپ نے فرمایا: اگر تم دنیا والے ہوتے تو کیا پسند کرتے؟ انھوں نے عرض کیا: گمراہوں کی ہدایت، اللہ سے ڈرنے والے مسافروں کی دل جوئی اور بال بچوں والے تنگ دست لوگوں کی مدد۔

نیز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ رب العزت اپنے بندوں کی تین باتیں پسند فرماتا ہے۔ حسب حیثیت خرچ کرنا، شرمندگی کے وقت گریہ وزاری کرنا اور فاقہ کشی کے وقت صبر کرنا۔

بعض حکما سے مروی ہے کہ جس نے اپنے مال پر بھروسہ کیا وہ تنگ دست ہوگیا، جس نے مخلوق سے عزت چاہی وہ ذلیل وخوار ہوا اور جس نے اپنی عقل پر اعتماد کیا وہ گمراہ ہوا۔

بعض حکما سے روایت ہے کہ معرفت الٰہی سے تین خصلتیں حاصل ہوتی ہیں: اللہ رب

العزت سے حیا کرنا، اس کی راہ میں محبت کرنا اور اس سے انسیت رکھنا۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محبت معرفت خداوندی کی بنیاد ہے، پارسائی یقین کامل کی علامت ہے اور یقین کامل کی اصل تقویٰ اور اللہ کی تقدیر پر راضی ہونا ہے۔

حضرت سفیان بن عُیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے محبت کرے گا وہ اللہ کے محبوبوں کو بھی محبوب رکھے گا، اور جو اللہ کے محبوبوں کو محبوب رکھے گا وہ ہر چیز سے اللہ کی رضا کے لیے ہی محبت کرے گا اور جو ایسا کرے گا وہ یہ چاہے گا کہ لوگ اسے نہ جان سکیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچی محبت کا حصول ان تین خصلتوں میں مضمر ہے: اپنے محبوب کے کلام کو دوسروں کے کلام پر، اس کی ہم نشینی کو دوسروں کی ہم نشینی پر اور اس کی خوشی کو دوسروں کی خوشی پر ترجیح دے۔

وہب بن منبہ یمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ توریت میں لکھا ہوا ہے کہ لالچی شخص فقیر ہے اگرچہ پوری دنیا کا بادشاہ ہو، فرماں بردار فرماں روا ہے اگرچہ غلام ہو اور قناعت کرنے والا مالدار ہے اگرچہ بھوکا ہو۔

بعض حکما سے مروی ہے کہ جسے معرفت الٰہی حاصل ہوگئی اسے مخلوق کے درمیان کوئی مزہ نہیں ملتا، جس پر دنیا کی حقیقت کھل گئی تو پھر اسے دنیا سے دل چسپی نہیں رہتی اور جو اللہ کے انصاف کو جان چکا تو پھر مخالفین اس کی طرف نہیں بڑھتے۔

ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ہر خوف زدہ شخص بھاگنے والا ہوتا ہے، ہر رغبت رکھنے والا شخص طلب کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ سے محبت رکھنے والا شخص اپنے نفس سے دور بھاگتا ہے۔

نیز کہا: عارف باللہ محبت الٰہی کا قیدی ہوتا ہے، اس کا دل بینا ہوتا ہے اور اس کا اللہ کے لیے عمل زیادہ ہوتا ہے۔

اور کہا: عارف باللہ وفا دار ہوتا ہے، اس کا دل ہوشیار اور اللہ کے لیے اس کا عمل ریاکاری سے پاک وصاف ہوتا ہے۔

ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: دنیاوآخرت کی تمام بھلائیوں کی بنیاد خوف الٰہی پر ہے، دنیاکی کنجی شکم سیری اور آخرت کی کنجی گرسنگی (بھوک) ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ عبادت ایک پیشہ ہے۔ اس کی دکان تنہائی، اس کی پونجی پرہیزگاری اور اس کا نفع جنت ہے۔

مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم تین چیزوں کو تین چیزوں سے روکو؛ تاکہ تم مومن کامل بن جاؤ: تکبر کو تواضع سے، حرص کو قناعت سے اور حسد کو خیر خواہی سے روکو۔

باب الرُباعی

(ان احادیث واقوال کا بیان جو چار چار چیزوں کے ذکر پر مشتمل ہیں)

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! نئی کشتی بناؤ؛ کیوں کہ سمندر گہرا ہے، توشہ کا مکمل انتظام کر؛ کیوں کہ مسافت لمبی ہے، بار سفر کم کر؛ کیوں کہ گھاٹی پُر خطر ہے اور خلوص سے کام کر؛ کیوں کہ پرکھنے والا دیکھ رہا ہے۔ ایک شاعر نے کہا:

لوگوں پر توبہ کرنا فرض ہے، لیکن گناہوں کو ترک کر دینا زیادہ ضروری ہے۔

مصیبت کی گھڑی میں صبر کرنا مشکل ہے، لیکن ثواب سے محروم ہو جانا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

گردش زمانہ بھی ایک عجیب شے ہے، لیکن لوگوں کا غافل ہونا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔

ہر آنے والی چیز قریب ہے، لیکن موت اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔

بعض حکما سے مروی ہے کہ چار چیزیں حَسَن (اچھی) ہیں لیکن چار دوسری چیزیں ان سے احسن (زیادہ اچھی) ہیں: مرد کا باحیا ہونا حسن ہے لیکن عورت کا باحیا ہونا احسن ہے، عام آدمی کا انصاف کرنا حسن ہے لیکن بادشاہ کا انصاف کرنا احسن ہے، بوڑھے کا توبہ کرنا حسن ہے لیکن جوان کا توبہ کرنا احسن ہے اور امیروں کا سخاوت کرنا حسن ہے لیکن غریبوں کا سخاوت کرنا احسن ہے۔

ایک دوسرے دانشور سے منقول ہے: چار چیزیں قبیح ہیں لیکن چار دوسری چیزیں ان سے

زیادہ قبیح ہیں۔ نوجوان کا گناہ کرنا برا ہے لیکن بوڑھے کا گناہ کرنا اس سے زیاد برا ہے، جاہل کا دنیا میں مشغول ہونا قبیح ہے لیکن عالم کا مشغول ہونا اس سے زیادہ قبیح ہے، لوگوں کا عبادت الٰہی سے سستی کرنا قبیح ہے لیکن علما اور طلبہ کا سستی کرنا اس سے زیادہ قبیح ہے اور امیروں کا تکبر کرنا قبیح ہے لیکن فقیروں کا تکبر کرنا اس سے زیادہ قبیح ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں، جب وہ ٹوٹ کر بکھر جائیں گے تو آسمان والوں پر قضا آجائے گی، میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں جب وہ فنا ہو جائیں گے تو میری امت پر قضائے الٰہی نافذ ہو جائے گی، میں اپنے اصحاب کے لیے امان ہوں تو جب میں چلا جاؤں گا تو ان پر قضا آجائے گی اور پہاڑ زمین والوں کے لیے امان ہیں تو جب وہ نیست و نابود ہو جائیں گے تو ان پر قضا آجائے گی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ چار چیزیں چار چیزوں سے کامل ہوتی ہیں: (۱) نماز سجدۂ سہو سے (۲) روزہ صدقۂ فطر سے (۳) حج فدیہ سے (۴) ایمان جہاد سے۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے روزانہ بارہ رکعت نفل نماز پڑھی اس نے نماز کا حق ادا کر دیا، جس نے ہر ماہ تین روزے رکھے اس نے روزے کا حق ادا کر دیا، جس نے ہر دن سو آیتوں کی تلاوت کی اس نے تلاوت کا حق ادا کر دیا اور جس نے جمعہ کے دن ایک درہم صدقہ کیا اس نے صدقہ کا حق ادا کر دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ سمندر چار ہیں: (۱) خواہش گناہوں کا سمندر ہے (۲) نفس خواہشوں کا سمندر ہے (۳) موت عمروں کا سمندر ہے (۴) قبر ندامتوں کا سمندر ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عبادت کی مٹھاس چار چیزوں میں پائی جاتی ہے۔ (۱) فرائض خداوندی کی ادائیگی میں (۲) منہیاتِ شرعیہ سے اجتناب میں (۳) رضائے الٰہی کی خاطر بھلائی کا حکم دینے میں (۴) غضب الٰہی سے بچنے کے لیے برائی سے روکنے میں۔

آپ نے یہ بھی فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جن کا ظاہر فضیلت ہے اور ان کا باطن فرض

ہے۔ (۱)نیکوں کی صحبت باعث فضیلت ہے اور ان کی پیروی فرض (۲)قرآن کی تلاوت باعث فضیلت ہے اور اس پر عمل فرض (۳) قبروں کی زیارت باعث فضیلت اور ان کی تیاری فرض (۴) بیمار کی عیادت باعث فضیلت اور اس کی وصیت نافذ کرنا فرض۔

حضرت شیر خدا مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو جنت کا خواہشمند ہوتا ہے وہ اچھے کاموں میں جلدی کرتا ہے، جسے عذاب دوزخ کا خوف ہوتا ہے وہ نفسانی شہوات سے بچتا ہے، جسے موت کا یقین ہوجاتا ہے اس پر تمام دنیاوی لذتیں بے مزہ ہوجاتی ہیں اور جسے دنیا کی حقیقت کا علم ہوجاتا ہے اس پر مصیبتیں آسان ہوجاتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا ستون ہے اور خاموشی افضل ہے، صدقہ رب العزت کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور خاموشی افضل ہے، روزہ عذاب دوزخ سے ڈھال ہے اور خاموشی افضل ہے اور جہاد دین کا کوہان (بالائی حصہ) ہے اور خاموشی افضل ہے۔

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی: تمھارا باطل سے خاموش رہنا میرے لیے روزہ رکھنا ہے، تمھارا اعضاے بدن کو حرام چیزوں سے بچانا میرے لیے نماز پڑھنا ہے، تمھارا مخلوق سے مایوس ہوجانا میرے لیے صدقہ کرنا ہے اور مسلمانوں سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا میرے لیے جہاد کرنا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چار چیزیں دل کی تاریکی کا سبب ہیں: (۱)بے فکری کے ساتھ شکم سیری (۲) ظالموں کی صحبت (۳) گزشتہ گناہوں کو بھول جانا (۴) لمبی امیدیں۔

اور چار چیزیں دل کے نور کا سبب ہیں: (۱)احتیاطاً بھوکا رہنا(۲)نیکوں کی صحبت (۳) گزشتہ گناہوں کو یاد رکھنا (۴) امیدیں کم کرنا۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جو چار چیزوں کے بغیر چار چیزوں کا دعویٰ کرے تو اس کا دعویٰ جھوٹا ہے: (۱) جو حرام چیزوں سے بچے بغیر خدا سے محبت کا دعویٰ کرے (۲) جو فقرا اور مساکین کو پسند کیے بغیر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرے (۳) جو

صدقہ کیے بغیر جنت سے محبت کا دعویٰ کرے (۴) جو گناہوں سے بچے بغیر عذاب دوزخ سے ڈرنے کا دعویٰ کرے۔

ارشاد رسول ﷺ ہے کہ بدبختی کی چار علامتیں ہیں: (۱) ماضی میں کیے ہوئے گناہوں کو بھول جانا جب کہ وہ دفتر الٰہی میں محفوظ ہیں (۲) ماضی میں کی ہوئی نیکیوں کو یاد رکھنا جب کہ اسے ان کے مقبول و مردود ہونے کی کوئی خبر نہیں (۳) ایسے شخص کو دیکھنا جو دنیاوی آسائش میں فائق ہو (۴) ایسے شخص کو دیکھنا جو دینداری میں کم تر ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اس کی جانب توجہ کی لیکن اس نے میری جانب توجہ نہ کی لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔

اور نیک بختی کی بھی چار نشانیاں ہیں: (۱) گزشتہ گناہوں کو یاد رکھنا (۲) کی ہوئی نیکیوں کو بھول جانا (۳) ایسے لوگوں کو دیکھنا جو دینداری میں فائق ہو (۴) ایسے لوگوں کو دیکھنا جو دنیاوی آسائش میں اپنے سے کم تر ہو۔

بعض حکمانے کہا: شعائر ایمان چار ہیں: (۱) تقویٰ (۲) حیا (۳) شکر (۴) صبر۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصول چار ہیں: (۱) دواؤں کی اصل، کم کھانا ہے (۲) آداب کی اصل، کم بولنا ہے (۳) عبادات کی اصل، گناہوں سے باز رہنا ہے (۴) آرزوؤں کی اصل، صبر کرنا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اولاد آدم کے جسم میں چار ایسے جوہر ہیں جنھیں چار چیزیں ختم کر دیتی ہیں۔ (۱) عقل، اسے غضب زائل کر دیتا ہے (۲) دین، اسے حسد ختم کر دیتا ہے (۳) حیا، اسے لالچ زائل کر دیتا ہے (۴) نیک عمل، اسے غیبت ختم کر دیتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی چار چیزیں جنت سے بھی بہتر ہیں: (۱) ہمیشہ جنت میں رہنا (۲) فرشتوں کا خدمت کرنا (۳) انبیا کا پڑوسی بننا (۴) خوشنودیِ الٰہی کا حاصل ہونا۔

اور جہنم کی چار چیزیں جہنم سے بھی بدتر ہیں۔ (۱) جہنم میں ہمیشہ رہنا (۲) فرشتوں کا کفار کو زجر و توبیخ کرنا (۳) شیطان کا پڑوسی بننا (۴) اللہ کا غضب نازل ہونا۔

ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں آقا کی ہر بات مانتا

ہوں، نفس کی مخالفت کرتا ہوں، مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہوں اور بقدر حاجت ہی دنیا سے دل لگاتا ہوں۔

ایک دانش ور نے چار کتابوں سے چار باتیں اختیار کیں، وہ یہ ہیں:

جو اللہ کی دی ہوئی نعمت پر راضی رہا وہ دنیا اور آخرت میں آرام پائے گا۔ (توریت)

جس نے خواہش نفس کو قدموں تلے روند دیا وہ دنیا اور آخرت میں معزز رہے گا۔ (انجیل)

جس نے لوگوں سے جدائی اختیار کی وہ دونوں جہاں میں نجات پائے گا۔ (زبور)

جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی وہ دنیا اور آخرت میں محفوظ رہے گا۔ (قرآن)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بخدا! اگر میں کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہوں تو اس کی وجہ سے میرے اوپر اللہ کی چار نعمتیں ہوتی ہیں، بشرطِ کہ وہ مصیبت میرے لیے گناہ کی صورت میں نہ ہو، اس سے بڑی مصیبت نہ ہو، اس پر راضی رہنے سے محروم کرنے والی نہ ہو اور اس پر مجھے ثواب کی امید ہو۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک نے کہا: ایک دانشور نے بہت سارے اقوال جمع کیے پھر ان میں سے ۴۰ ہزار، پھر ۴ ہزار، پھر ۴۰۰ سو، پھر ۴۰ اور پھر چار کلمات کا انتخاب کیا، وہ یہ ہیں: (۱) کبھی بھی کسی عورت پر بھروسہ نہ کرنا (۲) کبھی بھی مال کی وجہ سے دھوکا نہ کھانا (۳) کبھی بھی قوتِ ہاضمہ یعنی معدے پر اتنا بار نہ ڈالنا جو اس کی طاقت سے باہر ہو (۴) کبھی بھی بے فائدہ علم جمع نہ کرنا۔

محمد بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد ربانی " وَسَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ " (آل عمران، آیت: ۳۹) کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحیٰ علیہ السلام کو "سید" فرمایا جب کہ وہ اس کے بندے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ چار چیزوں پر غلبہ رکھتے تھے (۱) خواہش نفس (۲) ابلیس (۳) زبان (۴) غصہ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب تک یہ چار چیزیں موجود رہیں گی، اس وقت تک دین و دنیا قائم رہیں گی: (۱) جب تک مالدار اللہ کے دیے ہوئے مال میں بخل نہ کریں

(۲)جب تک علما علم پر عمل کرتے رہیں (۳)جب تک جاہل اپنی جہالت کی وجہ سے تکبر نہ کریں (۴)جب تک فقرا اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت نہ کریں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بروز قیامت چار قسم کے لوگوں پر چار نفوس قدسیہ کے ذریعہ حجت قائم فرمائے گا: (۱)مالداروں پر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے ذریعہ (۲)غلاموں پر یوسف علیہ السلام کے ذریعہ (۳)مریضوں پر ایوب علیہ السلام کے ذریعہ (۴) فقیروں پر عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ۔

حضرت سعد بن بلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس وقت بھی اس پر اللہ تعالیٰ چار احسانات فرماتا ہے: (۱) اس پر رزق کا دروازہ بند نہیں کرتا (۲) اس سے صحت کی دولت نہیں چھینتا (۳) اس کے گناہوں کو ظاہر نہیں فرماتا (۴) اسے فوری سزا نہیں دیتا۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ جس نے چار چیزوں کو دوسری چار چیزوں کی طرف پھیر دیا تو اس نے جنت پالی: (۱)نیند کو قبر کی طرف (۲)فخر کو میزان کی طرف (۳)راحت و سکون کو پل صراط کی طرف (۴)خواہش نفس کو جنت کی طرف۔

حامد لفاف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے چار چیزیں چار چیزوں میں تلاش کیں لیکن نہ ملیں تو انہیں دوسری چار چیزوں میں پایا۔ (۱) ہم نے مالداری کو مال میں تلاش کیا تو اسے قناعت میں پایا (۲) راحت و سکون کو دولت میں تلاش کیا تو اسے قلت مال میں پایا (۳) لذتیں عیش و عشرت میں تلاش کیں تو وہ بدن کی صحت میں ملیں (۴)رزق کو زمین میں تلاش کیا تو اسے آسمان میں پایا۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ چار چیزیں کم ہونے کے باوجود زیادہ ہوتی ہیں: (۱) تکلیف (۲)محتاجی (۳)آگ (۴)دشمنی۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: چار ایسی چیزیں ہیں جن کی اہمیت صرف چار ہی لوگ سمجھ سکتے ہیں: (۱) جوانی کی اہمیت بوڑھے (۲) خیر و عافیت کی اہمیت مصیبت زدہ لوگ

(۳) صحت وتندرستی کی اہمیت بیمار (۴) زندگی کی اہمیت مردے۔

ابونواس شاعر نے بہت ہی عمدہ کلام کہا:

اگر میں گناہوں کو شمار کروں تو واقعی وہ بہت ہوں گے، لیکن میرے رب کی رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔

مجھے اپنے نیک کاموں پر ذرا بھی بھروسہ نہیں، مجھے تو صرف خدا کی رحمت پر بھروسہ ہے۔

اللہ ہی میرا پروردگار اور میرا خالق ہے اور میں اس کا عاجز وخاکسار بندہ ہوں۔

اگر وہ مجھے بخش دے تو یہ اس کی رحمت ہے اور اگر نہ بخشے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی اور میزان عمل رکھا جائے گا تو نمازیوں کو لاکر انھیں پورا پورا اجر دیا جائے گا میزان پر تول کر، اسی طرح روزے دار اور حجاج کو بلا کر میزان کے ذریعہ پورا پورا اجر دیا جائے گا، پھر آزمائش والوں کو بلایا جائے گا تو ان کے لیے نہ میزان نصب کیا جائے گا اور نہ ان کا نامۂ اعمال کھولا جائے گا بلکہ انھیں بے حساب اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ خیر وعافیت والے کثرت ثواب کی وجہ سے ان کے مرتبے کی تمنا کریں گے۔

ایک حکیم سے روایت ہے کہ اولاد آدم چار قسم کی لوٹ کا سامنا کرتی ہے: (۱) مَلَک الموت اس کی روح قبض کرتے ہیں (۲) وارثین اس کی جائداد پر قبضہ کر لیتے ہیں (۳) کیڑے اس کے جسم کو خوراک بنا لیتے ہیں (۴) قیامت کے دن مظلوم مستحقین اس کے عمل کو لے لیں گے۔

ایک حکیم سے منقول ہے کہ جو شخص نفسانی خواہشات میں مشغول ہوگا ناچار اسے عورتوں کا سہارا لینا پڑے گا، جو ذخیرہ اندوزی میں مصروف ہوگا اس کا حرام سے واسطہ ضرور پڑے گا، جو مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے میں مشغول ہوگا اسے حسن سلوک سے کام لینا پڑے گا اور جو عبادت میں مشغول ہوگا اسے علم حاصل کرنا پڑے گا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مشکل ترین کام چار ہیں: غصہ کے وقت معاف کر دینا، تنگی کے وقت سخاوت کرنا، تنہائی میں پارسائی اختیار کرنا اور ایسے شخص سے حق بات کہنا

جس سے کسی نقصان کا خوف یا کسی نفع کی امید ہو۔

زبور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ عقلمند حکیم چار طرح کی ساعتوں سے خالی نہیں ہوتا: ایک وہ ساعت جس میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، دوسری وہ ساعت جس میں اپنا محاسبہ کرتا ہے، تیسری وہ ساعت جس میں اپنے خیر خواہ دوستوں سے ملنے کے لیے جاتا ہے اور چوتھی وہ ساعت جس میں وہ اپنے نفس کو حلال لذتوں میں مشغول رکھتا ہے۔

کسی دانشور نے کہا: بندگی چار قسم کی ہے۔ (۱) وعدہ پورا کرنا (۲) حدود شرع کی حفاظت کرنا (۳) کھوئی ہوئی چیز پر صبر کرنا (۴) جو چیز موجود ہے اس پر راضی رہنا۔

بابُ الخُماسی

(ان احادیث واقوال کا بیان جن میں پانچ پانچ باتوں کا ذکر ہے)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پانچ لوگوں کی توہین کی وہ پانچ چیزوں کے خسارے میں رہے گا: (۱) جس نے علما کو حقیر جانا وہ دین کے خسارے میں رہے گا (۲) جس نے حکام اور اُمرا کی تحقیر کی وہ دنیا کے گھاٹے میں ہوگا (۳) جس نے پڑوسیوں کو حقیر سمجھا اس کے منافع میں کمی ہوگی (۴) جس نے رشتہ داروں کو ہلکا سمجھا اسے محبت کم ملے گی (۵) جس نے اپنے گھر والوں کو حقیر سمجھا وہ خوش عیشی کے خسارے میں رہے گا۔

ارشاد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ عن قریب میری امت کے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ پانچ چیزوں کی محبت میں پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے: (۱) دنیا کی محبت میں آخرت کو (۲) مکانات کی چاہت میں قبر کو (۳) مال کی محبت میں حسابِ اعمال کو (۴) بال بچوں کی الفت میں جنتی حوروں کو اور (۵) نفس کی محبت میں خدا کو بھول جائیں گے۔ وہ مجھ سے اور میں ان سے بری ہوں۔

فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کو پانچ چیزوں کی توفیق اسی وقت دیتا ہے جب کہ اس کے لیے دوسری پانچ چیزوں کا انتظام فرما دیتا ہے۔ (۱) وہ اسے

شکر کی توفیق دیتا ہے تو نعمت میں اضافہ بھی فرماتا ہے (۲) دعا کی توفیق دیتا ہے تو دعا کو شرف قبولیت بھی بخشتا ہے (۳) طلب مغفرت کی توفیق دیتا ہے تو پروانۂ بخشش بھی عطا کرتا ہے (۴) توبہ کی توفیق دیتا ہے تو اسے قبول بھی فرماتا ہے (۵) صدقہ کی توفیق دیتا ہے تو اسے قبولیت سے بھی نوازتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاریکی کی پانچ قسمیں ہیں لیکن انھیں ختم کرنے کے لیے پانچ قسم کے چراغ بھی ہیں: (۱) دنیا کی محبت تاریکی ہے اور اس کا چراغ پرہیزگاری ہے (۲) گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے (۳) قبر تاریکی ہے اور اس کا چراغ لا إله إلا الله محمد رسول الله ہے (۴) آخرت تاریکی ہے اور اس کا چراغ عمل صالح ہے اور (۵) پل صراط تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقینِ کامل ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً یا مرفوعاً مروی ہے کہ اگر دعویٔ غیب کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور گواہی دیتا کہ یہ پانچ لوگ جنتی ہیں: (۱) وہ تنگ دست جو اہل و عیال والا ہو (۲) وہ عورت جس سے اس کا شوہر خوش ہو (۳) وہ عورت جو اپنا دین مہر معاف کردے (۴) وہ شخص جس سے اس کے والدین راضی ہوں (۵) وہ آدمی جو گناہوں سے توبہ کر چکا ہو۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ پانچ چیزیں متقیوں کی پہچان ہیں: (۱) صرف اس کی ہم نشینی اختیار کرنا جس کے ساتھ دین صحیح و صالح رہے اور جو زبان و شرم گاہ کو قابو میں رکھے (۲) جب کوئی عظیم دنیوی دولت حاصل ہو جائے تو اسے وبال سمجھنا (۳) جب دین کی کوئی معمولی چیز بھی ملے تو اسے غنیمت سمجھنا (۴) اپنا پیٹ حلال سے بھی نہ بھرنا کہ کہیں اس میں حرام کی آمیزش نہ ہو (۵) اور یہ سمجھنا کہ تمام لوگ نجات یافتہ ہیں اور میں ہلاکت زدہ ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اگر پانچ چیزیں نہ ہوتیں تو ضرور تمام لوگ نیک اور صالح ہوتے۔ (۱) جہل پر قناعت (۲) دنیا کا لالچ (۳) فضل و احسان میں کنجوسی (۴) عمل میں ریا اور (۵) خود پسندی۔

جمہور علما سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اسم، جسم، عطا، خطا اور رضا جیسے پانچ اعزاز سے نوازا۔

رہا اسم، تو اس نے آپ کو دیگر انبیاے کرام جیسے آدم ونوح اور ابراہیم وغیرہ علیہم السلام کی طرح نام سے نہیں پکارابلکہ وصفِ رسالت سے خطاب فرمایا۔

رہا جسم، تو جب آپ کسی چیز کو پکارتے تو وہ بذات خود جواب دیتی۔ اور یہ اعزاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں تھا۔

رہی بات عطا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بن مانگے سب کچھ عطا کردیا۔

رہا معاملہ لغزش کا تو اس سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے عفو کا ذکر فرمادیا چناں چہ ارشاد فرمایا: ”عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ “ (اللہ نے آپ سے درگذر کیا)۔ (توبہ، آیت: ۴۳)

اور رضا تو وہ یہ ہے کہ اس نے آپ کے فدیہ، صدقہ اور نفقہ کو کبھی رد نہیں فرمایا۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس کے اندر یہ پانچ خصلتیں ہوں گی وہ دنیا وآخرت میں کامیاب ہوگا۔ لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر جاری رکھنا، مصیبت کے وقت إناللہ وإنا إلیہ راجعون اور لاحول ولاقوۃ إلاباللہ العلی العظیم پڑھنا، حصول نعمت کے وقت بطور شکر الحمدللہ رب العالمین کہنا، کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا اور جب گناہ سرزد ہو جائے تو استغفر اللہ العظیم وأتوب إلیہ کہنا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: توریت میں یہ پانچ باتیں لکھی ہوئی ہیں کہ غنا قناعت میں ہے، سلامتی تنہائی میں ہے، عزت خواہشوں کو ترک کرنے میں ہے، لطف اندوزی طویل عرصے میں ہے اور صبر تھوڑے دنوں میں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو: (۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (۲) بیماری سے پہلے صحت کو (۳) محتاجی سے پہلے مالداری کو (۴) موت سے پہلے زندگی کو اور (۵) مصروفیت سے پہلے فرصت کو۔

یحیٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جو جتنا کھاتا ہے وہ اتنا ہی موٹا ہوتا ہے اور جو جتنا موٹا ہوتا ہے اس کی نفسانی خواہشات اتنی ہی زیادہ ہوتی ہیں اور جس کی نفسانی خواہشات بڑھتی ہیں اس کے گناہوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور جس کے گناہ میں اضافہ ہوتا ہے اس کا دل سخت ہوجاتا ہے اور جس کا دل سخت ہوجاتا ہے وہ دنیا کی زینت وآفت میں غرق ہوجاتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: فقرا اور امرا دونوں نے پانچ پانچ چیزیں اختیار کیں: فقرا نے نفس کی راحت، دل کا دنیا کی لذتوں سے خالی ہونا، خدا کی بندگی کرنا، حساب کا ہلکا ہونا اور بلند مقام کا ملنا اختیار کیا جب کہ امرا نے نفس کی تھکن، دل کی مشغولیت، دنیا کی غلامی، حساب کی سختی اور پست مقام کو اختیار کیا۔

عبداللہ انطاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں: (۱) نیک لوگوں کی صحبت (۲) قرآن کی تلاوت (۳) شکم کا خالی ہونا (۴) رات میں اٹھ کر عبادت کرنا (۵) صبح کے وقت بارگاہ الٰہی میں رونا گڑگڑانا۔

جمہور علما سے مروی ہے کہ فکر کی پانچ صورتیں ہیں: (۱) اللہ کی نشانیوں میں غور وفکر کرنا جس سے خدا کی وحدانیت پر یقین کامل حاصل ہو (۲) نعمتوں میں غوروفکر کرنا جس سے رب کی محبت پیدا ہو (۳) وعدۂ الٰہی میں غوروفکر کرنا جس سے رغبت پیدا ہو (۴) اللہ کی وعید میں غوروفکر کرنا جس سے خوف پیدا ہو اور (۵) اس کے عظیم احسان کے باوجود اس کی طاعت سے جی چرانے میں غوروفکر کرنا جس سے حیا پیدا ہو۔

بعض حکما سے مروی ہے کہ مقام تقویٰ سے پہلے پانچ گھاٹیاں ہیں جس نے انھیں پار کر لیا تو اسے مقام تقویٰ مل گیا۔ (۱) سختی کو نرمی پر (۲) محنت کو آرام پر (۳) ذلت کو عزت پر (۴) خاموشی کو بکواس پر (۵) موت کو زندگی پر ترجیح دینا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرگوشی رازوں کو، صدقہ مالوں کو، اخلاص اعمال کو، صدق باتوں کو اور مشورہ رایوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ مال جمع کرنے میں پانچ نقصانات ہیں: (۱) اسے جمع کرنے میں مشقت (۲) اس کی اصلاح میں مصروف رہنے کی وجہ سے ذکرِ الٰہی سے غفلت (۳) چھیننے اور چوری کرنے والوں کا خوف (۴) صفت بخل کے ساتھ متّصف ہونے کا احتمال اور (۵) اس کی وجہ سے نیک لوگوں سے دوری۔

اور مال کو اپنے سے جدا رکھنے میں پانچ فوائد ہیں: (۱) اس کی طلب سے باز رہنے کی وجہ سے سکون نفس (۲) ذکرِ الٰہی کے لیے فارغ ہونا (۳) چور اور ڈاکو سے بے خوف ہونا (۴) سخی کی صفت سے مشہور ہونا اور (۵) اس سے دور رہنے کی وجہ سے نیک لوگوں کی صحبت کا حاصل ہونا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ اس زمانے میں جس کے پاس مال کا ذخیرہ ہوگا اس کے اندر یہ پانچ باتیں ہوں گی: (۱) لمبی امید (۲) بے انتہا لالچ (۳) انتہائی کنجوسی (۴) قلت ورع اور (۵) آخرت کو بھول جانا۔

ایک شاعر نے بہت ہی خوب کہا:

اے دنیا کو نکاح کا پیغام دینے والے! بے شک اس کا روزانہ ایک دوست بنتا ہے۔

وہ ایک شوہر سے نکاح کرتی ہے جب کہ دوسری جگہ اس کے بجائے دوسرے کے ساتھ ہم بستر ہوتی ہے۔

دنیا اپنے پیغام دینے والے کی طرف اسی غرض سے متوجہ ہوتی ہے تاکہ ایک ایک کو قتل کر ڈالے۔

بے شک میں فریب خوردہ ہوں اور بوسیدگی تھوڑے میرے جسم میں اثر انداز ہو رہی ہے۔

موت کا توشہ لے لو؛ کیوں کہ منادی کوچ کرنے کا اعلان کر چکا ہے۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے، مگر ان پانچ مقامات پر جلد بازی سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ (۱) جب مہمان آئے تو فوراً مہمان نوازی کرنا (۲) جیسے ہی کوئی مرے اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا (۳) جب لڑکی بالغ

ہوجائے تو جلدی سے اس کی شادی کرانا(۴) جب دَین واجب ہوجائے تو فوراً ادا کرنا (۵) اور جب گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اس سے توبہ کرنا۔

محمد بن دوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابلیس پانچ باتوں کی وجہ سے بدبخت ہوا: (۱) گناہ کا اعتراف نہ کیا (۲) اس پر شرمندہ نہ ہوا (۳) اپنے نفس کو ملامت نہ کی (۴) توبہ کا عزم نہ کیا اور (۵) رحمت الٰہی سے دور ہو گیا۔

اور آدم علیہ السلام پانچ باتوں کی وجہ سے سعادت سے سرفراز ہوئے: (۱) لغزش کا اقرار کیا (۲) اس پر شرمندہ ہوئے (۳) اپنے نفس کو ملامت کی (۴) توبہ کا عزم کیا اور (۵) رحمت الٰہی سے قریب ہو گئے۔

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ تم پانچ خصلتوں کو مقصد حیات بنا کر اس پر عمل پیرا رہو: (۱) تم اللہ کے جتنے محتاج ہو اسی کے مطابق اس کی عبادت کرو (۲) اپنی عمر کے مطابق دنیا سے سامان زیست حاصل کرو (۳) اگر گناہ کرو تو یہ دیکھ لو کہ خدا کا عذاب سہنے کی طاقت تم میں کتنی ہے (۴) قبر میں رہنے کی مدت تک کے لیے دنیا سے توشہ لے لو اور (۵) جتنے دن جنت میں ٹھہرنا چاہتے ہو اسی قدر عمل خیر کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سبھی دوستوں کو دیکھا تو حفاظت زبان سے بہتر کوئی دوست نہ دیکھا، میں نے ہر قسم کے لباس دیکھے لیکن تقویٰ سے اچھا لباس نہ دیکھا، میں نے تمام مالوں کو دیکھا لیکن قناعت سے عمدہ مال نہ دیکھا، میں نے تمام اچھے کام دیکھے لیکن نصیحت سے بہتر کوئی اچھا کام نہ دیکھا اور میں نے تمام قسم کے کھانے دیکھے لیکن صبر سے زیادہ لذیذ کوئی کھانا نہ دیکھا۔

بعض دانشوروں کا قول ہے کہ زہد پانچ چیزوں کا مجموعہ ہے: (۱) اللہ پر بھروسہ رکھنا (۲) مخلوق خدا سے الگ رہنا (۳) عمل میں خلوص ہونا (۴) ظلم برداشت کرنا اور (۵) جو کچھ موجود ہو اسی پر قناعت کرنا۔

ایک عابد نے اس طرح دعا کی: اے میرے مولیٰ! لمبی امید نے مجھے دھوکے میں رکھا،

دنیا کی محبت نے مجھے ہلاک کر دیا، شیطان نے مجھے گمراہ کر دیا، نفس امارہ نے حق سے روکے رکھا اور برے ساتھیوں نے گناہوں میں میری مدد کی۔ اے فریادیوں کے فریاد رس! مدد فرما، اگر تو رحم نہیں فرمائے گا تو بھلا کون کرے گا؟

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عن قریب میری امت کے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ پانچ چیزوں کی محبت میں دوسری پانچ چیزیں بھول جائیں گے: دنیا کی محبت میں آخرت کو، زندگی کی محبت میں موت کو، محلوں کی محبت میں قبروں کو، مال کی محبت میں حساب وکتاب کو اور مخلوق کی محبت میں خالق کو۔ وہ مجھ سے اور میں ان سے بری ہوں۔

یحیٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا میں کہا: اے میرے پروردگار! میری رات تیری مناجات سے، میرا دن تیری عبادت سے، میری دنیا تیرے ذکر سے، میری آخرت تیرے عفو سے اور میری جنت تیرے دیدار سے ہی خوش گوار ہو گی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ والوں کی پانچ نشانیاں ہیں: (۱) ان کا دل امید و خوف کے درمیان ہوتا ہے (۲) ان کی زبان حمد الٰہی میں مصروف ہوتی ہے (۳) ان کی نگاہیں شرم و گریہ وزاری سے جھکی ہوتی ہیں (۴) وہ ترک دنیا کا ارادہ کرتے ہیں اور (۵) رضائے الٰہی کے طالب ہوتے ہیں۔

باب السداسی

(ان احادیث واقوال کا بیان جن میں چھ چھ چیزوں کا ذکر ہے)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ چیزیں چھ مقامات پر اجنبی ہیں: (۱) مسجد بے نمازی قوم کے بیچ (۲) مصحف شریف اس قوم کے درمیان جو اس کی تلاوت نہ کرتی ہو (۳) قرآن فاسق کے سینے میں (۴) نیک عورت ظالم بد خلق مرد کے نکاح میں (۵) مسلم مرد بے شرم بد خلق عورت کے نکاح میں (۶) عالم اس قوم کے درمیان جو اس کی باتیں نہ سنے۔

پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مذکورہ لوگوں کی

طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

سرکار دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چھ لوگوں پر میں نے اور اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اور ہر مستجاب الدعانبی نے: (۱) کلام اللہ میں اضافہ کرنے والا (۲) تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا (۳) اپنی سرکشی کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ جمانے والا تاکہ وہ اسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل کیا اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزت دی (۴) اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال ٹھہرانے والا (۵) میری اولاد سے اس سلوک کو حلال ٹھہرانے والا جو اللہ نے حرام قرار دیا (۶) میری سنت کو ترک کرنے والا بروز قیامت اللہ ان سب کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: بے شک ابلیس تمھارے سامنے سینہ تانے کھڑا رہتا ہے۔ نفس داہنی جانب، خواہش انسانی بائیں جانب، دنیا پیچھے، اعضائے انسانی تمھارے ارد گرد اور قدرت الٰہی تمھارے اوپر غالب ہے۔

تو ابلیس لعنۃ اللہ علیہ تمھیں دین چھوڑنے کی دعوت دیتا ہے، نفس نافرمانی کی، خواہش انسانی شہوت کی، دنیا اپنے کو آخرت پر ترجیح دینے کی، اعضا گناہوں کی دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمھیں جنت و مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: "و اللہ یدعو إلی الجنۃ و المغفرۃ".

جس نے ابلیس کی بات مانی اس کا دین رخصت ہوا، جس نے اپنے نفس کی بات سنی اس کی روحانیت ختم ہوئی، جس نے خواہش نفس کی بات مانی اس کی عقل و دانائی جاتی رہی، جس نے دنیا کی بات مانی اس نے اپنی آخرت کھودی، جس نے اعضا کی بات مانی اس سے جنت دور ہوگئی اور جس نے اللہ کی بات مانی تو اس سے گناہ دور ہوئے اور ساری نیکیاں پا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں چھپادیا ہے۔ (۱) رضائے الٰہی کو اطاعت میں (۲) غضب کو معصیت میں (۳) اسم اعظم کو قرآن میں (۴) شب قدر کو ماہ رمضان میں (۵) نماز وسطیٰ کو نمازوں میں (۶) اور روزِ قیامت کو دنوں میں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن کامل پر چھ چیزوں کا خوف چھایا رہتا ہے۔ پہلا خوف اللہ کی جانب سے کہ کہیں ایمان کی لازوال دولت اس سے چھین نہ لے،

دوسرا کراماً کاتبین کی طرف سے کہ کہیں اس کے نامۂ اعمال میں ایسی بات نہ لکھ دیں جس کے سبب بروزِ قیامت اس کی رسوائی ہو، تیسرا شیطان کی طرف سے کہ اس کا عمل برباد نہ کر دے، چوتھا مَلَک الموت سے کہ اچانک اس کی غفلت کی حالت میں روح قبض نہ کر لیں، پانچواں دنیا کی طرف سے کہ کہیں وہ اس سے دھوکا نہ کھا جائے اور دنیا اسے آخرت سے غافل نہ کر دے اور چھٹا اہل و عیال کی طرف سے کہ کہیں وہ اسے ذکرِ الٰہی سے غافل نہ کر دیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کے اندر یہ چھ خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ جنت میں جانے اور جہنم سے دور رہنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ (۱) اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت کرنا (۲) شیطان کو پہچان کر اس کی نافرمانی کرنا (۳) آخرت کو پہچان کر اسے طلب کرنا (۴) دنیا کو پہچان کر اس سے بھاگنا (۵) حق کو پہچان کر اس کی پیروی کرنا (۶) باطل کو جان کر اس سے بچنا۔

نیز فرمایا: نعمتیں چھ ہیں: (۱) اسلام (۲) قرآن (۳) محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴) عافیت (۵) پردہ پوشی (۶) لوگوں سے بے نیازی۔

یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: علم عمل کا رہنما ہے، سمجھ بوجھ علم کا برتن ہے، عقل کارِ خیر کا قائد ہے، خواہشِ نفس گناہوں کی سواری ہے، مال مغروروں کی چادر ہے اور دنیا آخرت کا بازار ہے۔

ابوذر جمہر نے کہا: چھ باتیں پوری دنیا کے برابر ہیں: (۱) خوشگوار کھانا (۲) نیک اولاد (۳) موافق بیوی (۴) پختہ گفتگو (۵) عقلِ کامل (۶) تندرستی۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اگر ابدال (اہلِ تصوف کے نزدیک اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دنیا کے انتظامات ہیں) نہ ہوتے تو روئے زمین اور اس کی ساری چیزیں دھنس جاتیں، اگر نیک لوگ نہ ہوتے تو برے لوگ ہلاک ہو جاتے، اگر علما نہ ہوتے تو تمام لوگ چوپایوں کی طرح ہو جاتے، اگر بادشاہ نہ ہوتے تو بعض بعض کو ہلاک کر دیتے، اگر بے وقوف نہ ہوتے تو پوری دنیا ویران ہو جاتی اور اگر ہوا نہ ہوتی تو ساری چیزیں بدبودار ہو جاتیں۔

بعض حکما کا قول ہے کہ جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ لغزشِ زبان سے محفوظ نہیں رہتا، جو

بارگاہ الٰہی میں حاضری سے نہیں ڈرتا اس کا دل حرام اور مشکوک چیزوں سے بچ نہیں پاتا، جو مخلوق خدا سے مایوس نہیں ہوتا وہ لالچ سے نجات نہیں پاتا، جو اپنے اعمال کی حفاظت نہیں کرتا وہ ریا سے سالم نہیں رہتا، جو دل کی حفاظت پر خدا کی مدد نہیں چاہتا وہ حسد سے محفوظ نہیں رہتا اور جو اپنے سے بڑے عالم و عامل کو نہیں دیکھتا تو وہ خود پسندی سے نجات نہیں پاتا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: دل کی بربادی کے چھ اسباب ہیں: (۱) توبہ کی امید پر گناہوں میں ملوث رہنا (۲) علم حاصل کرنا اور عمل نہ کرنا (۳) عمل کرنا اور اخلاص نہ رکھنا (۴) خدا کا رزق کھانا اور اس کا شکر نہ کرنا (۵) اللہ کی تقسیم پر راضی نہ ہونا (۶) مردوں کو دفن کر کے بھی نصیحت حاصل نہ کرنا۔

نیز فرماتے ہیں: جس نے دنیا کی محبت کو آخرت پر ترجیح دی تو اللہ اسے چھ قسم کے عذاب میں مبتلا فرمائے گا، تین تو دنیا ہی میں مل جائیں گے اور تین آخرت میں۔

رہے دنیا میں ملنے والے عذاب تو وہ یہ ہیں: ختم نہ ہونے والی امید، شدید حرص اور لذتِ عبادت سے محرومی۔

اور رہیں آخرت میں ملنے والی سزائیں تو وہ روز محشر کی ہولناکی، سخت حساب و کتاب اور لمبی حسرت ہیں۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حاسد کے لیے چین و سکون نہیں، جھوٹے کے پاس انسانیت نہیں، بخیل کے لیے حیلہ نہیں، بادشاہ کے اندر ایفائے عہد نہیں، بد خلق کے لیے سرداری نہیں اور قضائے الٰہی کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔

بعض حکما سے پوچھا گیا کہ بندہ جب توبہ کرتا ہے تو کیا اسے پتہ چل جاتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی کہ نہیں؟ انھوں نے جواب دیا: اس کے بارے میں میں یقین سے نہیں کہہ سکتا لیکن اس کی کچھ نشانیاں ضرور بتا سکتا ہوں، وہ یہ ہیں: (۱) خود کو گناہوں سے پاک و صاف نہ سمجھنا (۲) اس کے دل میں خوشی کی جگہ غموں کا اندھیرا ہونا (۳) اچھوں سے قریب اور بروں سے دور رہنا (۴) دنیا کی قلیل چیز کو زیادہ سمجھنا اور کثیر توشۂ آخرت کو کم سمجھنا (۵) دل کو اس امر کے

لیے فکر مند اور مشغول پانا جس کا بندے نے ذمہ لیا ہے اور اس (رزق) سے بے فکر پانا جس کا اللہ نے ذمہ لیا ہے (۶) زبان کا نگہبان رہنا، دائمی طور پر فکرِ آخرت میں مستغرق رہنا، حزن و ملال اور ندامت و شرمندگی کا دامن پکڑے رہنا۔

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے بڑا دھوکا (۱) بغیر احساس ندامت معافی کی امید لگا کر گناہوں میں مست رہنا (۲) بغیر عبادت و ریاضت کے قربِ الٰہی کی توقع رکھنا (۳) دوزخ کے بیج سے جنت کی کھیتی کا انتظار کرنا (۴) گناہوں کے ذریعہ پرہیز گاروں کا مرتبہ چاہنا (۵) بغیر کسی عمل کے جزا کا منتظر رہنا (۶) حد سے تجاوز کے باوجود اللہ سے مقبولیت کی آرزو رکھنا۔

وہ نجات کا خواہشمند تو ہے لیکن اس کے طریقۂ کار کا پابند نہیں
بھلا آپ ہی بتایے کہ کیا کشتی خشکی پر چل سکتی ہے

احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ بندے کو سب سے بہتر کون سی چیز دی گئی؟ تو کہا: عقل سلیم۔

پوچھا گیا اگر عقل سلیم نہ ہو تو؟ فرمایا: عمدہ ادب۔
کہا گیا اگر وہ بھی نہ ہو تو؟ جواب دیا: ہم مزاج دوست۔
پھر پوچھا گیا اگر وہ بھی نہ ہو تو؟ کہا: مضبوط دل۔
پھر سوال کیا گیا کہ اگر وہ بھی نہ ہو تو؟ فرمایا: لمبی خاموشی۔
پھر پوچھا گیا اگر وہ بھی نہ ہو تو؟ فرمایا: اچانک موت۔

بابُ السُباعی

(ان احادیث و اقوال کا بیان جن میں سات سات چیزوں کا ذکر ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سات لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا اور اس دن سوائے اس

کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

وہ سات لوگ یہ ہیں:

(۱) عادل بادشاہ (۲) وہ جوان جس نے عبادت الٰہی میں نشو و نما پائی ہو(۳)وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور خشیت الٰہی سے اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں (۴)وہ شخص جس کا دل ہمیشہ مسجد سے لگا رہے یہاں تک کہ مسجد میں واپس آئے (۵)وہ شخص جو داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو(۶)وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں(۷)وہ شخص جسے کوئی حسین و جمیل عورت اپنے نفس کے لیے بلائے لیکن وہ یہ کہہ کر انکار کر دے کہ مجھے خدا کا خوف ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بخیل سات چیزوں میں سے ایک سے خالی نہ ہوگا: (۱) یا تو اس کی موت کے بعد اس کی جائداد کے ایسے لوگ وارث بن بیٹھیں گے جو اسے ایسی چیزوں میں خرچ کریں گے جس کا اللہ نے انھیں حکم نہیں دیا(۲) یا اللہ اس پر کسی ظالم بادشاہ کو مسلط فرمادے گا جو اسے ذلیل و خوار کرنے کے بعد اس کا مال چھین لے گا(۳) یا خواہشات اس پر حاوی ہو کر اس کا مال برباد کر دیں گی (۴) یا کسی ویران اور بنجر زمین میں عمارت بنانے کا اسے خیال پیدا ہوگا جس میں اس کا مال ضائع ہو جائے گا(۵) یا دنیا کی آفتوں جیسے: غرقابی، آتش زدگی، چوری وغیرہ میں سے کوئی آفت اسے پہنچے گی (۶) یا کسی دائمی بیماری میں گرفتار ہو کر پوری دولت اس کے علاج و معالجہ میں بہادے گا(۷) یا مال کہیں دفن کر کے بھول جائے گا اور پھر اس کی جگہ نہ پا سکے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو شخص زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے، جو لوگوں کو ذلیل کرتا ہے اسے بھی ذلیل کیا جاتا ہے، جسے کسی چیز سے زیادہ لگاؤ ہوتا ہے وہ اسی چیز سے جانا پہچانا جاتا ہے، جو زیادہ بولتا ہے اس سے غلطی زیادہ ہوتی ہے اور جس سے غلطی زیادہ ہوتی ہے اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کا تقویٰ بھی کم ہو جاتا ہے اور جس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد باری "وَ کَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا "(کہف، آیت: ۸۲) کے بارے میں ارشاد فرمایا: "کنز" سونے کی ایک تختی ہے جس پر سات سطریں ہیں، ان میں سے ایک سطر پر لکھا ہوا ہے۔ (۱) تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو جان کر بھی ہنسی مذاق میں محو ہے (۲) تعجب ہے اس شخص پر جو یہ جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے پھر بھی اس میں دل چسپی لیتا ہے (۳) تعجب ہے فوت شدہ چیزوں پر غم کرنے والے پر جب کہ اسے معلوم ہے کہ ساری چیزیں بتقدیر الٰہی ہیں (۴) تعجب ہے اس شخص پر جو ذخیرہ اندوزی میں مصروف ہے حالاں کہ وہ جانتا ہے کہ اس کے بارے میں حساب ہوگا (۵) تعجب ہے اس شخص پر جو عذاب دوزخ کو جان کر بھی گناہ کرتا ہے (۶) تعجب ہے اس شخص پر جو خدا کو یقینی طور پر جانتا ہے پھر بھی غیر کو یاد کرتا ہے (۷) تعجب ہے اس شخص پر جو جنت کو یقین کے ساتھ جانتا ہے اور دنیا سے راحت چاہتا ہے (۸) تعجب ہے اس شخص پر جو شیطان کی فرماں برداری کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا دشمن ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کون سی چیز آسمان سے زیادہ بھاری ہے؟ کون سی چیز زمین سے زیادہ وسیع ہے؟ کون سی چیز سمندر سے زیادہ بے نیاز ہے؟ کون سی چیز پتھر سے زیادہ سخت ہے؟ کون سی چیز آگ سے زیادہ گرم ہے؟ کون سی چیز طبقۂ زمہریریہ سے زیادہ سرد ہے؟ اور کون سی چیز زہر سے زیادہ کڑوی ہے؟۔

یہ سن کر آپ نے جواب دیا: خلق خدا پر بہتان تراشی آسمان سے زیادہ بھاری ہے، حق بات زمین سے زیادہ کشادہ ہے، قانع کا دل سمندر سے زیادہ غنی ہے، منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے، ظالم بادشاہ آگ سے زیادہ گرم ہے، بخیل کی طرف محتاج ہو جانا زمہریر سے زیادہ سرد ہے اور صبر زہر سے زیادہ کڑوا ہے۔ **ایک قول یہ ہے** کہ چغل خوری زہر سے زیادہ کڑوی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا تو اس کا گھر ہے جس کا آخرت میں کوئی گھر نہیں اور دنیا اس کا مال ہے جس کا آخرت میں کوئی مال نہیں اور اسے وہی جمع کرتا ہے جس کے پاس

عقل نہیں، اس کی شہوتوں میں وہی مشغول ہوتا ہے جس کے پاس سمجھ بوجھ نہیں، دنیا پر وہی سزا پاتا ہے جس کے پاس علم نہیں، دنیا کی وجہ سے حسد وہی کرتا ہے جس کے پاس دماغ نہیں اور دنیا کے لیے دوڑ بھاگ وہی کرتا ہے جس کے پاس یقین نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے تعلق سے ہمیشہ مجھے تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے، عورتوں کے تعلق سے برابر تاکید کرتے یہاں تک کہ خیال ہوا کہ انھیں طلاق دینا حرام کر دیں گے، غلاموں کے تعلق سے برابر تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ خیال ہوا کہ وہ ان کی آزادی کا ایک وقت مقرر کر دیں گے، برابر مسواک کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ خیال ہوا کہ کہیں مسواک فرض نہ ہو جائے، باجماعت نماز کی تلقین ہمیشہ کرتے رہے یہاں تک کہ خیال ہوا کہ بے جماعت والی نماز مقبول بارگاہ ہی نہ ہو، برابر قیام اللیل کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ خیال ہوا کہ کہیں رات میں سونا ہی نہ ہو اور ہمیشہ مجھے ذکر الٰہی کی تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ خیال ہوا کہ اس کے بغیر کوئی بات نفع بخش ہی نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ بروز قیامت نظر رحمت نہیں فرمائے گا، اور نہ ہی انھیں پاک و صاف فرمائے گا بلکہ انھیں جہنم میں ڈال دے گا۔ (۱) بدفعلی کرنے اور کرانے والا (۲) مشت زنی کرنے والا (۳) چوپایہ سے بدکاری کرنے والا (۴) عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرنے والا (۵) عورت اور اس کی بیٹی کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنے والا (۶) اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا (۷) پڑوسی کو اس قدر ستانے والا کہ وہ اس پر لعنت کرنے لگے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں شہید ہونے والے کے علاوہ سات اور شہید ہیں، وہ یہ ہیں: (۱) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا (۲) ڈوب کر مرنے والا (۳) نمونیہ کی بیماری میں مرنے والا (۴) طاعون کی بیماری سے ہلاک ہونے والا (۵) جل کر مرنے والا (۶) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا (۷) وہ عورت جو بچے کی پیدائش کے سبب مر جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ عقل مند آدمی کے لیے سات چیزوں کو دوسری سات چیزوں پر ترجیح دینا مناسب ہے۔ (۱) محتاجی کو مالداری پر (۲) ذلت کو عزت پر (۳) تواضع کو تکبر پر (۴) بھوک کو شکم سیری پر (۵) غم کو خوشی پر (۶) پست کو بلند پر (۷) موت کو زندگی پر۔

بابُ الثُمانی

(ان احادیث واقوال کا بیان جن میں آٹھ آٹھ چیزوں کا ذکر ہے)

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے آسودہ نہیں ہوتیں۔ (۱) آنکھ دیکھنے سے (۲) زمین بارش سے (۳) عورت مرد سے (۴) عالم علم سے (۵) بھکاری بھیک مانگنے سے (۶) لالچی ذخیرہ اندوزی سے (۷) سمندر پانی سے (۸) آگ ایندھن سے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ آٹھ چیزیں دوسری آٹھ چیزوں کے لیے سامان زینت ہیں۔ (۱) مانگنے سے پرہیز کرنا، محتاجی کی زینت ہے (۲) شکر، نعمت کی زینت ہے (۳) صبر، مصیبت کی زینت ہے (۴) بردباری، علم کی زینت ہے (۵) تواضع، متکلّم کی زینت ہے (۶) زیادہ رونا، کثرت خوف کی زینت ہے (۷) احسان نہ جتلانا، احسان کی زینت ہے (۸) خشوع وخضوع، نماز کی زینت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جو فضول گوئی سے باز رہا اسے حکمت کی دولت میسر ہوئی، جو بلا وجہ ادھر ادھر تاکنے سے بچا رہا اسے خشوع قلب کی دولت ملی، جو بسیار خوری سے باز رہا اسے عبادت کی لذت ملی، جو کثرت خندہ سے رکا رہا اسے ہیبت ودبدبہ ملا، جو ہنسی مذاق سے بچا رہا اسے رونق ملی، جو دنیا کی محبت سے دور رہا اسے آخرت کی محبت ملی، جو دوسروں کی عیب جوئی سے بچا رہا اسے اپنے عیوب کے اصلاح کی توفیق ملی اور جو اللہ تعالٰی کی کیفیت میں تجسس سے بچا رہا اسے نفاق سے براءت ملی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اس نماز میں کوئی بھلائی نہیں جس

میں خشوع و خضوع نہ ہو، اس روزے میں کوئی بھلائی نہیں جس میں لغو سے اجتناب نہ ہو، اس قراءت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں غور و فکر نہ ہو، اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جس میں پرہیزگاری نہ ہو، اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جس میں سخاوت نہ ہو، اس بھائی چارگی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں حفاظت نہ ہو، اس نعمت میں کوئی بھلائی نہیں جس کی بقا نہ ہو اور اس دعا میں کوئی بھلائی نہیں جس میں اخلاص نہ ہو۔

بابُ التّساعی

(ان احادیث و اقوال کا بیان جن میں نو نو چیزوں کا ذکر ہے)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تمام گناہوں کا سرچشمہ تین ہیں: (١) تکبر (٢) حسد (٣) لالچ۔ پھر ان سے چھ گناہ پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح ان کی تعداد نو ہو جاتی ہیں، تین تو مذکور ہوئے اور چھ یہ ہیں: (١) شکم سیری (٢) نیند (٣) آرام و راحت (٤) مال و زر کی محبت (٥) اپنی تعریف و ستائش سے محبت (٦) سرداری کی خواہش۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عابدوں کی تین جماعتیں ہیں اور ہر ایک جماعت کی تین نشانیاں ہیں جن سے ان کی پہچان ہوتی ہے: ایک وہ جماعت ہے جو اللہ کی عبادت خوفِ عذاب کی وجہ سے کرتی ہے، دوسری وہ جماعت ہے جو اس کی عبادت امیدِ ثواب کی وجہ سے کرتی ہے اور تیسری وہ جماعت ہے جو اس کی عبادت اس سے محبت کی وجہ سے کرتی ہے۔

پھر پہلے گروہ کی تین نشانیاں ہیں: (١) خود کو کمتر سمجھنا (٢) اپنی نیکیوں کو کم سمجھنا (٣) برائیوں کو زیادہ سمجھنا۔

اور دوسرے گروہ کی بھی تین نشانیاں ہیں: (١) ہر حال میں امت مسلمہ کے لیے نمونۂ عمل بننا (٢) تمام لوگوں سے زیادہ سخاوت کرنا (٣) ساری خِلقت کے بارے میں اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ حسنِ ظن رکھنا۔

اور تیسرے گروہ کی بھی تین نشانیاں ہیں: (۱) رضائے الٰہی کے لیے اپنی پسندیدہ چیز دے کر ذرہ برابر بھی افسوس نہ کرنا (۲) اللہ کی خوشنودی کے لیے خواہش نفس کے خلاف کام کرنا (۳) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے سامنے سر تسلیم خم کیے رہنا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان کی نو اولاد ہیں: (۱) زلیتون (۲) وثین (۳) لقوس (۴) اعوان (۵) ہفاف (۶) مرہ (۷) مسوط (۸) داسم (۹) ولہان۔

(۱) زلیتون بازاروں میں اپنا جھنڈا گاڑتا ہے (۲) وثین مصائب کے وقت لوگوں کو ماتم و نوحہ میں مبتلا کرتا ہے (۳) اعوان بادشاہوں کو بہکاتا ہے (۴) ہفاف شراب نوشی پر ابھارتا ہے (۵) مرہ مزامیر (ڈھول تاشا) کی ترغیب دیتا ہے (۶) لقوس مجوسیوں (آتش پرست) کے ساتھ رہتا ہے (۷) مسوط عوام کے درمیان ایسی افواہ پھیلاتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی (۸) داسم کا کام یہ ہے کہ جب کوئی بغیر سلام اور بغیر بسم اللہ کیے گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہ اہل خانہ کو جھگڑے پر ابھارتا ہے جس کے نتیجے میں طلاق، خلع اور مار پیٹ کی نوبت آجاتی ہے (۹) ولہان وضو، نماز اور دوسری عبادتوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے پنج وقتہ نماز کی حفاظت کی اور انھیں ہمیشہ بحسن و خوبی انجام دیتا رہا تو اللہ اسے نو کرامتوں سے نوازے گا: (۱) وہ محبوب بارگاہ بن جائے گا (۲) اس کا بدن صحیح و سالم رہے گا (۳) فرشتے اس کی حفاظت میں لگے رہیں گے (۴) اس کے گھر میں برکتوں کا نزول ہوگا (۵) اس کے چہرے پر نیکوں کی نشانی ظاہر ہوگی (۶) اس کا دل نرم ہو جائے گا (۷) پل صراط پر بجلی کی طرح گذر جائے گا (۸) جہنم سے نجات پائے گا (۹) اللہ اسے اپنے ان محبوب بندوں کے جوار میں جگہ عنایت فرمائے گا جنھیں نہ تو خوف ہے اور نہ ہی غم۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ گریہ و زاری کی تین قسمیں ہیں: (۱) عذاب الٰہی کے خوف سے (۲) اللہ رب العزت کی ناراضگی کے ڈر سے (۳) اللہ تعالیٰ سے تعلق منقطع ہونے کے ڈر سے۔

پہلی قسم گناہوں کا کفارہ ہے، دوسری قسم عیوب کی پاکی ہے اور تیسری قسم رضائے محبوب کے ساتھ دوستی ہے۔

گناہوں سے کفارے کا ثمرہ ہر قسم کی سزاؤں سے آزادی کا پروانہ ہے، عیوب سے پاکی کا ثمرہ دائمی نعمت اور بلند درجات ہیں اور رضائے محبوب کے ساتھ دوستی ملنے کا ثمرہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی رضا اور اس کے دیدار کا مژدہ، فرشتوں کی زیارت اور کثرت فضیلت کا حصول ہے۔

بابُ العُشاری

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک کرو، کیوں کہ اس میں دس فوائد ہیں: (۱)منھ کی صفائی (۲)رب کی خوشنودی (۳)شیطان کی ناراضی (۴)خدا اور اس کے فرشتوں کی پسندیدگی (۵)مسوڑھے کی مضبوطی (۶)بلغم کا خاتمہ (۷)بوے دہن کی عمدگی (۸)پت کا ازالہ (۹)نظر کی تیزی (۱۰)منھ کی بدبو کا خاتمہ اور یہ سنت بھی ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ نماز جو مسواک کر کے ادا کی جائے بغیر مسواک کی ستر نماز سے افضل ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: یہ دس خصائل جس بندے کو بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیں وہ تمام قسم کی آفتوں اور مصیبتوں سے نجات پاکر مقرب اور تقویٰ شعار بندوں کے مرتبہ وکمال کو پالے گا۔

(۱)دائمی صداقت، قناعت گزار دل کے ساتھ (۲)کامل صبر، دائمی شکر کے ساتھ (۳) دائمی محتاجی، دنیا سے لاتعلقی کے ساتھ (۴)دائمی فکر، خالی پیٹ کے ساتھ (۵)دائمی غم، لگاتار خوف کے ساتھ (۶)دائمی مجاہدہ، خاکسار بدن کے ساتھ (۷)دائمی نرمی، ہمدردی کے ساتھ (۸) نفع بخش علم، دائمی بردباری کے ساتھ (۹)دائمی محبت، دائمی حیا کے ساتھ (۱۰)دائمی ایمان عقل کامل کے ساتھ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دس چیزیں دس چیزوں کے بغیر اصلاح پذیر نہیں ہوسکتیں: (۱) عقل بغیر زہد و ورع کے (۲) فضل و کمال بغیر علم و فن کے (۳) فلاح و کامیابی بغیر خوف الٰہی کے (۴) بادشاہ بغیر انصاف کے (۵) خاندانی شرافت بغیر ادب کے (۶) خوشی بغیر امن و سلامتی کے (۷) مالداری بغیر سخاوت کے (۸) محتاجی بغیر قناعت کے (۹) رفعت و بلندی بغیر تواضع کے (۱۰) جہاد بغیر توفیق الٰہی کے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دس چیزیں سب سے زیادہ ضائع ہونے والی ہیں: (۱) وہ عالم جس سے کچھ پوچھا نہ جائے (۲) وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے (۳) وہ درست رائے جو قبول نہ کی جائے (۴) وہ ہتھیار جو استعمال نہ کیا جائے (۵) وہ مسجد جس میں نماز ادا نہ کیا جائے (۶) وہ مصحف شریف جس سے تلاوت نہ کی جائے (۷) وہ مال جسے خرچ نہ کیا جائے (۸) وہ گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے (۹) طالب دنیا کے سینے میں زہد کا علم (۱۰) وہ لمبی عمر جس میں توشۂ آخرت اکٹھا نہ کیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ علم سب سے بہتر میراث ہے، ادب سب سے عمدہ پیشہ ہے، تقویٰ بہترین توشہ ہے، عبادت بہترین پونجی ہے، نیک عمل بہترین رہنما ہے، اچھا اخلاق بہترین ساتھی ہے، بردباری بہترین وزیر ہے، قناعت بہترین مال ہے، توفیق الٰہی بہترین مددگار ہے اور موت سب سے بہتر ادب سکھانے والی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں دس ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے منکر ہیں مگر وہ خود کو مومن سمجھتے ہیں: (۱) ناحق قتل کرنے والا (۲) جادوگر (۳) دیوث جسے اپنی عورتوں پر غیرت نہ آئے (۴) زکات سے روکنے والا (۵) شرابی (۶) وہ شخص جس پر حج فرض ہو اور حج نہ کرے (۷) فتنہ برپا کرنے والا (۸) کافر حربیوں کو ہتھیار بیچنے والا (۹) عورت سے لواطت کرنے والا (۱۰) کسی محرم سے نکاح کرنے والا۔

جو شخص ان مذکورہ چیزوں کو حلال جانے وہ کافر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ اس وقت تک مومن کامل نہیں

ہوسکتا جب تک کہ وہ صلہ رحمی کرنے والا نہ ہو اور صلہ رحمی کرنے والا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلم نہ ہو اور مسلم نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ لوگ اس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے محفوظ رہیں۔ اس وقت تک مسلم نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ عالم نہ بن جائے اور عالم نہیں بن سکتا یہاں تک کہ علم پر عمل کرنے والا نہ بن جائے اور عالم باعمل نہیں بن سکتا یہاں تک کہ زاہد (دنیا سے بے رغبت) نہ بن جائے اور زاہد نہیں بن سکتا یہاں تک کہ تقوی اختیار کر لے اور صاحب تقوی نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تواضع کرنے والا بن جائے اور تواضع کرنے والا نہیں بن سکتا یہاں تک کہ خود شناس بن جائے اور خود شناس نہیں بن سکتا یہاں تک کہ غور وفکر سے کام کرنے والا بن جائے۔

کہا گیا ہے کہ یحیٰ بن معاذ رازی نے ایک دنیادار فقیہ کو دیکھ کر کہا: اے صاحب علم شریعت! تمھارے محلات قیصر جیسے ہیں، تمھارے مکانات کسریٰ جیسے ہیں، تمھاری قیام گاہیں قارون جیسی ہیں، تمھارے دروازے طالوت [1] جیسے ہیں، تمھارے کپڑے جالوت جیسے ہیں، تمھارے طور طریقے شیطان جیسے ہیں، تمھاری جائداد مارد (سرکش) جیسی ہیں، تمھاری حکومت فرعون جیسی ہے، تمھارے قاضی آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے والے اور رشوت خور ہیں اور تمھاری موت جاہلوں والی ہے تو تم کیسے طریقۂ رسول ﷺ پر قائم ہو؟

کسی کہنے والے نے اس موقع پر کیا ہی خوب کہا ہے!

اے اپنے رب کو طرح طرح کے کلام سے پکارنے والے اور جنت میں اپنی رہائش طلب کرنے والے اور اپنی توبہ کو ایک سال سے دوسرے سال پر ٹالنے والے! میں دیکھ رہا ہوں کہ تو لوگوں کے درمیان اپنی ذات کے ساتھ انصاف کرنے والا نہیں۔

اے غافل! اگر تو روزے رکھ کر دن گزارتا، پوری رات عبادت میں مصروف رہ کر جاگتا

---

(۱) یہاں مقام ذم میں ابواب کی نسبت ''طالوت'' کی طرف کر کے طالوت کو بھی ظالم بادشاہوں کے زمرے میں شامل کر دیا گیا ہے جو صریح غلطی ہے؛ کیوں کہ وہ تو بنی اسرائیل کے ایک ایسے بادشاہ تھے جو صاحب علم وقوت اور اللہ کے برگزیدہ تھے جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت ۲۴۷ میں اس کی صراحت موجود ہے۔

اور مختصر خورد ونوش پر اکتفا کرتا تو تو ضرور اس قابل بن جاتا کہ تجھے رب العلمین کی طرف سے بلند مقام ومرتبہ، عظیم کرامت وشرافت اور اس کی خوشنودی حاصل ہوتی۔

بعض دانشوروں نے کہا: دس خصلتیں ایسی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ دس لوگوں سے ناپسند فرماتا ہے: (۱)مالداروں سے کنجوسی (۲)فقیروں سے تکبر (۳)علما سے لالچ (۴)عورتوں سے بے حیائی (۵)بوڑھوں سے دنیا کی محبت (۶)جوانوں سے کاہلی (۷)بادشاہوں سے ظلم (۸) غازیوں سے بزدلی (۹)زاہدوں سے خودپسندی (۱۰)عبادت گذاروں سے ریاکاری۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دس قسمیں ہیں، پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت میں، رہی دنیا میں ملنے والی عافیت تو وہ علم، عبادت، رزق حلال، مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر ہے۔

اور آخرت میں ملنے والی پانچ عافیت تو وہ یہ ہیں: (۱)ملک الموت بہت ہی مہربانی اور نرمی سے اس کی روح قبض کرے گا (۲)منکر نکیر قبر میں اسے وحشت میں نہیں ڈالے گا (۳) بروز محشر گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا (۴) اس کے گناہ مٹادیے جائیں گے اور نیکیاں قبول کرلی جائیں گی (۵)پل صراط پر بجلی کی طرح گذرکر جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوگا۔

ابوالفضل ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنی کتاب (قرآن) کے دس نام رکھے، وہ یہ ہیں: (۱)قرآن (۲)فرقان (۳)کتاب (۴)تنزیل (۵) ہدیٰ (۶) نور (۷) رحمت (۸) شفا (۹) روح (۱۰) ذکر۔

قرآن، فرقان، کتاب اور تنزیل تو مشہور ومعروف ہیں۔ لیکن ہدایت، نور، رحمت اور شفا کا ذکر باری تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے ”یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ﳔ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ“ (یونس، آیت: ۵۷) اور قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (مائدہ، آیت ۱۵)۔

روح اور ذکر کا تذکرہ اس ارشاد گرامی میں ہے ”وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ (شوریٰ آیت: ۵۲) اور وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ“ (نحل، آیت: ۴۴)۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے لخت جگر! حکمت یہ ہے کہ تو دس کام کرے: مردہ دل کو زندہ کر، حاجت مند کو جگہ دے، بادشاہوں کی محفلوں سے بچ، کمتر کو شرف دے، غلام کو آزاد کر، مسافر کو پناہ دے، فقیر کو مالدار بنا اور اہل فضل وکمال کی کرامت وشرافت اور سردار کی سرداری میں اضافہ کر۔

اور یہ حکمت مال سے افضل، خوف سے پناہ، جنگ کا سامان، نفع کے وقت سرمایہ، ہول کے وقت سفارشی، یقین کے اس کی ذات تک محدود ہوجانے کے وقت اس کی رہنما اور لباس کے نہ ہونے کے وقت اس کا لباس ہے۔

بعض حکما نے کہا: توبہ کے وقت عقل مند انسان کو دس چیزیں بجالانا مناسب ہے: (۱) زبان سے مغفرت طلب کرنا (۲) دل سے شرمندہ ہونا (۳) بدن کو (گناہ سے) روک دینا (۴) دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا (۵) آخرت سے محبت کرنا (۶) دنیا کو ناپسند کرنا (۷) کم بولنا (۸۔۹) کم کھانا اور کم پینا تاکہ علم وعبادت کے لیے فارغ رہے (۱۰) کم سونا۔ اس سلسلے میں اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے "كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾" (ذاریات، آیت: ۱۷، ۱۸) ترجمہ: وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور سحر کے وقت استغفار کیا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: زمین ہر دن دس باتیں چیخ چیخ کر کہتی ہے۔ اے اولاد آدم! تم میری پشت پر بھاگ دوڑ کرتے رہتے ہو جب کہ تمھارا ٹھکانا میرے بطن میں ہے، میرے پشت پر گناہ کرتے رہتے ہو جب کہ میرے پیٹ میں تمھیں عذاب دیا جائے گا، میری پیٹھ پر ہنستے رہتے ہو جب کہ تمھیں میرے پیٹ میں رونا پڑے گا، تم میری پشت پر خوشی کا اظہار کرتے ہو جب کہ میرے شکم میں حزن و ملال سے دوچار ہونا پڑے گا، میری پشت پر مال جمع کرتے ہو جب کہ تمھیں میرے شکم میں پشیمان ہونا پڑے گا، میری پیٹھ پر حرام مال کھاتے رہتے ہو جب کہ تمھیں میرے پیٹ میں کیڑے مکوڑے اپنی خوراک بنائیں گے، میری پشت پر اتراتے ہو جب کہ تمھیں میرے شکم میں ذلیل ہونا پڑے گا، ازراہ تکبر میری پشت پر مسرت سے گشت

کرتے ہو جب کہ تمھیں میرے شکم میں رنجیدہ ہونا پڑے گا، روشنی میں میری پشت پر چلتے ہو جب کہ تمھیں ایک دن میری اندھیری کوٹھری میں آنا پڑے گا اور تم میری پشت پر مجمع کے ساتھ چلتے رہتے ہو جب کہ تمھیں اکیلے ہی میرے بطن میں آنا پڑے گا۔

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے والے کو دس قسم کی سزائیں دی جاتی ہیں: (۱) اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے (۲) چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے (۳) شیطان اس پر خوش ہوتا ہے (۴) اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوتا ہے (۵) بروز قیامت اس سے سخت حساب ہو گا (۶) رسول کریم ﷺ اس سے رخ انور پھیر لیں گے (۷) فرشتے اس پر لعنت بھیجیں گے (۸) زمین و آسمان والے اس سے نفرت کریں گے (۹) ہر چیز بھول جائے گا (۱۰) قیامت کے دن رسوا ہو گا۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دن فرمایا: میں ایک عابد جوان کے ساتھ بصرہ کی تنگ گلیوں اور بازوروں کا چکر لگا رہا تھا تو ہم چلتے چلتے ایک حکیم کے پاس گئے جو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سامنے مرد و عورت اور بچوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی جو ہاتھوں میں شیشے کی بوتلوں میں پانی لیے ہوئے تھے اور ہر ایک اپنی بیماری کی دوا مانگ رہا تھا۔

(یہ منظر دیکھ کر) اس عابد جوان نے آگے بڑھ کر کہا: اے طبیب! کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دوا ہے جو گناہوں کو دھو دے اور دلوں کی بیماری کو دور کر دے، طبیب نے کہا: ہاں! میرے پاس ایسی دوا ہے۔ جوان نے عرض کیا: تو مجھے وہ دوا عنایت کیجیے، طبیب نے کہا: میری دس باتوں پر عمل کرو، محتاجی اور عاجزی کی جڑیں ایک ساتھ ملا لو، اور اس میں توبہ کی چھال ڈال دو، پھر رضائے الٰہی کے کھرل میں اسے ڈال دو اور قناعت کے پتھر سے اسے پیس دو، پھر اسے پرہیزگاری کی دیگ میں ڈال کر اس پر شرم و حیا کا پانی انڈیل دو اور اسے محبت کی آگ دو، پھر شکر کے پیالے میں رکھ کر امید کے پنکھے سے ہوا دو اور پھر حمد و ثنا کے چمچے سے لے لے کر اسے نوش کرو۔

اگر تم نے ایسا کیا تو تمھیں ہر قسم کی بیماری اور دنیا و آخرت کی ہر آزمائش و پریشانی سے

نجات مل جائے گی۔

کہا گیا ہے کہ ایک بادشاہ نے پانچ دانشوروں کو اکٹھا کر کے انھیں حکمت کی بات کہنے کا حکم دیا تو ہر ایک نے دو دو حکمت کی باتیں کہیں تو اس طرح دس حکمت آمیز باتیں ہوئیں۔

چناں چہ پہلے نے کہا: اللہ رب العزت سے ڈرنا ایمان ہے اور اس سے بے خوف رہنا کفر ہے اور مخلوق خدا سے بے خوف ہونا آزادی ہے اور ڈرنا غلامی ہے۔

دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ سے امید لگائے رکھنا مخلوق سے ایسی بے نیازی ہے جسے کوئی محتاجی ضرر نہیں دے سکتی اور اس کی ذات سے ناامیدی ایسی محتاجی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی مالداری نفع بخش نہیں۔

تیسرے نے کہا: دل کی بے نیازی کے ساتھ تھیلے کی محتاجی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور دل کی محتاجی کے ساتھ بٹوے کی مالداری سود مند نہیں ہو سکتی۔

چوتھے نے کہا: سخاوت کی وجہ سے دل کی بے نیازی میں اضافہ ہوتا ہے اور بٹوے کی مالداری کے باوجود تنگ دل کی محتاجی بڑھتی رہتی ہے۔

پانچویں نے کہا: تھوڑی بھلائی کرنا بے شمار برائی کو چھوڑ دینے سے اور تمام برائی کا چھوڑ دینا معمولی بھلائی اختیار کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دس قسم کے افراد توبہ کے بعد ہی جنت میں داخل ہو پائیں گے۔ وہ دس یہ ہیں: قلاع، جیوف، قتات، دبوب، دیوث، صاحب عرطبہ، صاحب کوبہ، عتل، زنیم، اور عاق لوالدیہ۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ''قلاع'' کون ہے؟

فرمایا: جو بادشاہوں کے آگے آگے چلے۔

عرض کیا گیا: ''جیوف'' کون ہے؟

فرمایا: کفن چور۔

عرض کیا گیا ''قتات'' کون ہے؟

فرمایا: چغل خور۔

عرض کیا گیا ''دبوب'' کون ہے؟

فرمایا: جو اپنے گھر میں لڑکیوں کو بدکاری کے لیے جمع کرے؟

عرض کیا گیا ''دیوث'' کون ہے؟

فرمایا: جسے اپنے گھر والوں پر غیرت نہ آئے۔

عرض کیا گیا ''صاحب عرطبہ'' کون ہے؟

فرمایا: جو ڈھول بجائے۔

عرض کیا گیا ''صاحب کوبہ'' کون ہے؟

فرمایا: جو ستار بجائے۔

عرض کیا گیا ''عتل'' کون ہے؟

فرمایا: جو نہ جرم معاف کرے نہ عذر قبول کرے۔

عرض کیا گیا ''زنیم'' کون ہے؟

فرمایا: جو زنا سے پیدا ہو اور شاہ راہ پر بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرے۔

اور عاق لوالدیہ کا معنی مشہور ہے کہ جو اپنے والدین کی نافرمانی کرے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہیں فرمائے گا: (۱) جو تنہائی میں بغیر قراءت کے نماز پڑھے (۲) جو زکات ادا نہ کرے (۳) ایسے لوگوں کی امامت کرنے والا جو اسے ناپسند کرتے ہوں (۴) بھگوڑا غلام (۵) ہمیشہ شراب پینے والا (۶) وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض رہے (۷) دوپٹے کے بغیر نماز پڑھنے والی آزاد عورت (۸) سود خور (۹) ظالم بادشاہ (۱۰) جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی سے نہیں روکتی بلکہ رحمت الٰہی سے دوری میں اضافہ کرتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں داخل ہونے والے شخص کے لیے ضروری

ہے کہ دس باتوں کی احتیاط کرے: اپنے موزے یا جوتے صاف ستھرا کرے۔ پہلے دایاں پاؤں داخل کرے، داخل ہوتے وقت پڑھے: "بسم الله وسلام علىٰ رسول الله و علىٰ ملائكة الله، اللهم افتح لنا أبواب رحمتك إنك أنت الوهاب" (اللہ کے نام سے شروع اور سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر اور اس کے فرشتوں پر، اے اللہ تو ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔)

پھر اہل مسجد کو سلام کرے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو اس طرح کہے " السلام علينا و علىٰ عباد الله الصالحين و أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده و رسوله" (سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔)

نمازی کے آگے سے نہ گزرے، کوئی دنیاوی کام نہ کرے، نہ دنیاوی بات کرے، دو رکعت ادا کیے بغیر مسجد سے نہ نکلے، بغیر وضو کے مسجد میں داخل نہ ہو اور جب اٹھے تو یوں کہے: "سبحانك اللهم و بحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت استغفرك و أتوب إليه" (اے اللہ! پاکی ہے تیرے لیے تیری تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس فوائد ہیں: (۱) چہرے کی زینت (۲) دل کا نور (۳) جسم کا سکون (۴) قبر میں انسیت (۵) رحمت کا نزول (۶) فلک کی کنجی (۷) میزان کا بھاری پن (۸) اللہ کی خوشنودی (۹) جنت کی قیمت (۱۰) دوزخ سے آڑ۔ جس نے نماز قائم کی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز ترک کی اس نے دین کو ڈھا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں: جب اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا جس کے پاس جنتی تحفے اور لباس ہوں گے، جب وہ جنت میں داخل ہونا چاہیں گے تو فرشتہ ان سے کہے گا ٹھہر

جاؤ، میرے پاس تمھارے لیے پروردگار عالم کی طرف سے تحفے ہیں، وہ کہیں گے: وہ تحفے کیا ہے؟ توفرشتہ کہے گا وہ تحفے دس قسم کی انگوٹھیاں ہیں۔

ایک پر لکھا ہے "سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِیۡنَ ۝" (زمر، آیت: ۷۳) (تم پر سلام ہو تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔)

دوسری پر لکھا ہے: "رفعت عنکم الأحزان والهموم" (تمھارے سارے غم و تکلیف دور کر دیے گئے۔)

تیسری پر لکھا ہے "وَ تِلۡکَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝" (زخرف، آیت: ۷۲) (اور یہ وہی جنت ہے جس کا تمھیں تمھارے اعمال کی وجہ سے وارث بنایا گیا ہے۔)

چوتھی پر لکھا ہے: "ألبسناکم الحلل والحلی" (ہم نے تمھیں جوڑے اور زیورات پہنائے۔)

پانچویں پر لکھا ہے: "وَ زَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ ۝" (دخان، آیت: ۵۴) "اِنِّیۡ جَزَیۡتُهُمُ الۡیَوۡمَ بِمَا صَبَرُوۡۤا ۙ اَنَّهُمۡ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ۝" (مؤمنون، آیت: ۱۱) (اور ہم نے ان کا نکاح خوب صورت آنکھوں والی حوروں سے کرایا، یقیناً آج میں انھیں ان کے صبر کا بدلہ دوں گا، بے شک وہی لوگ کامیاب ہیں۔)

چھٹی پر لکھا ہے: "هذا جزاؤکم الیوم بما فعلتم من الطاعة" (آج تمھاری طاعت و عبادت کا یہی بدلہ ہے۔)

ساتویں پر لکھا ہے: "صرتم شبابا لا تهرمون أبدا" (تم ہمیشہ کے لیے جوان ہو گئے تم پر کبھی بڑھاپا طاری نہیں ہوگا۔)

آٹھویں پر لکھا ہے: "صرتم آمنین لا تخافون أبدا" (امن و سلامتی کے سایے میں آگئے تم پر کبھی خوف طاری نہیں ہوگا۔)

نویں پر لکھا ہے: "رافقتم الأنبیاء و الصدیقین و الشهداء والصالحین" (تمھیں انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کی رفاقت حاصل ہوئی۔)

دسویں پر لکھا ہے: "سکنتم فی جوار الرحمٰن ذی العرش الکریم" (باکرامت عرش کے مالک، رحمٰن کے جوار میں سکونت نصیب ہوئی۔)

پھر فرشتہ کہے گا۔ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ "(حجر، آیت: ۴۶) (تم جنت میں امن و سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔) تو جنتی جنت میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوں گے۔ " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۟ۙ" (فاطر، آیت: ۳۴) (جملہ حمد و ثنا اللہ کے لیے جس نے ہمارا رنج وغم دور کر دیا، بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔)

پھر یہ کہیں گے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۟" (زمر، آیت: ۷۴) (تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں زمین کا وارث بنایا کہ جنت میں ہم جہاں ٹھہرنا چاہیں ٹھہریں تو کیا ہی خوب بدلہ ہے عمل والوں کا۔)

جب اللہ تعالیٰ جہنمیوں کو جہنم میں ڈالنا چاہے گا تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا اور اس کے پاس بھی دس انگوٹھیاں ہوں گی۔

پہلے پر لکھا ہوگا "ادخلوها لا تموتون فیها أبدا ولا تحیون ولا تخرجون" (جہنم میں داخل ہو جاؤ اس میں تمھیں کبھی موت نہ آئے گی نہ ہی زندگی ملے گی اور نہ ہی اس سے نکالے جاؤ گے۔)

دوسری پر لکھا ہوگا "خوضوا فی العذاب لا راحة لکم "(عذاب میں پڑے رہو تمھارے لیے تھوڑا بھی چین و سکون نہیں۔)

تیسری پر لکھا ہوگا "یئسوا من رحمتي "(تم میری رحمت سے ناامید ہو جاؤ۔)

چوتھی پر لکھا ہوگا "ادخلوا فی الهم والغم والحزن أبدا" (تم دائمی حزن و ملال اور رنج والم کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔)

پانچویں پر لکھا ہوگا: "لباسکم النار و طعامکم الزقوم و شرابکم الحمیم ومهاد کم النار و غواشیکم النار" (تمھارے لباس آگ ہیں، تمھارا کھانا

زقوم ہے، تمھارا پینا کھولتا ہوا پانی ہے، تمھارا بچھونا آگ ہے اور تم پر آگ چھا جائے گی۔)

چھٹی پر لکھا ہوگا: ”هذا جزاؤكم اليوم بما فعلتم من معصيتي“(یہ آج تمھارے گناہوں کا بدلہ ہے۔)

ساتویں پر لکھا ہوگا ”سخطي عليكم في النا ر أبدا“ (جہنم میں میری ناراضگی تم پر ہمیشہ کے لیے ہے۔)

آٹھویں پر لکھا ہوگا: ”عليكم اللعنة بما تعمدتم من ذنوب الكبائر و لم تتوبوا و لم تندموا“ (تم پر لعنت ہو ان کبیرہ گناہوں کی وجہ سے جو تم نے جان بوجھ کر انجام دیے پھر تم نے نہ تو توبہ کی اور نہ ہی شرمندہ ہوئے۔)

نویں پر لکھا ہوگا ”قرناؤكم الشياطين في النار أبدا “.(جہنم میں ہمیشہ ساتھ رہنے والے تمھارے ساتھی شیطان ہیں۔)

دسویں پر لکھا ہوگا: ”اتبعتم الشيطان و أردتم الدنيا و تركتم الآخرة فهذا جزاؤكم“. (تم نے شیطان کی بات مان کر آخرت پر دنیا کو ترجیح دی لہذا یہی تمھارا بدلہ ہے۔)

بعض حکما سے مروی ہے کہ میں نے دس چیزیں دس چیزوں میں تلاش کیں لیکن میں نے انھیں دوسری دس چیزوں میں پایا۔

میں نے رفعت و بلندی تکبر میں تلاش کی لیکن اسے خاکساری میں پایا، میں نے عبادت نماز میں تلاش کی لیکن اسے ورع میں پایا، راحت و سکون لالچ میں ڈھونڈا لیکن اسے زہد میں پایا، نور قلب دن کی جہری نمازوں میں تلاش کیا لیکن اسے رات کی سری نمازوں میں پایا، نور قیامت سخاوت و فیاضی میں ڈھونڈا لیکن اسے پیاس اور روزے میں پایا، پل صراط سے گزرنے کا راستہ قربانی میں تلاش کیا لیکن اسے صدقہ و خیرات میں پایا، آتش دوزخ سے نجات کا پروانہ مباح چیزوں میں تلاش کیا لیکن اسے ترک خواہشات میں پایا، رضائے الٰہی ترک دنیا میں تلاش کی لیکن اسے ذکر الٰہی میں پایا، خیر و عافیت محفلوں اور مجلسوں میں ڈھونڈی لیکن اسے تنہائی میں پایا اور نور قلب وعظ و نصیحت اور تلاوت قرآن میں ڈھونڈا لیکن اسے غور و فکر اور گریہ و زاری میں پایا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ رب العزت کے اس ارشاد: وَ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ (بقرہ، آیت: ۱۲۴) کے بارے میں فرمایا: دس باتیں سنت ہیں۔ پانچ کا تعلق سر سے ہے اور پانچ کا بدن سے۔

سر سے جن کا تعلق ہے وہ یہ ہیں: (۱) مسواک کرنا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں پانی ڈالنا (۴) مونچھ پست کرنا (۵) سر منڈانا۔

اور بدن سے جن کا تعلق ہے وہ یہ ہیں: (۱) بغل کے بال اکھیڑنا (۲) ناخن تراشنا (۳) موئے زیر ناف دور کرنا (۴) ختنہ کرنا (۵) پانی سے استنجا کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، جوان کو ایک بار برا کہے گا اللہ تعالیٰ دس مرتبہ اس کی برائیاں بیان فرمائے گا۔ کیا تمھیں نہیں معلوم کہ ولید بن مغیرہ لعنۃ اللہ علیہ نے جب بارگاہ رسالت میں گستاخی کرتے ہوئے ایک بار گالی دی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دس عیوب ظاہر کر دیے۔ فرمایا: وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۙ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ (القلم، آیت: ۱۰ تا ۱۵)

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے عرض کیا کہ ہم دعا کرتے ہیں لیکن ہماری دعا مقبول نہیں ہوتی حالاں کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: "ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ" [مومن، آیت: ۶۰] (تم مجھ سے دعا کرو میں تمھاری دعا قبول کروں گا) تو آپ نے فرمایا: تمھارے دل دس باتوں کی وجہ سے مردہ ہو گئے ہیں۔ (۱) تم نے اللہ کو پہچان کر کماحقہ اس کا حق ادا نہیں کیا (۲) اللہ کی کتاب پڑھ کر اس پر عمل نہیں کیا (۳) ابلیس کی دشمنی کا دعویٰ کر کے بھی اس سے دوستی نبھائی (۴) اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھر کے بھی ان کی سنت کو چھوڑ دیا (۵) جنت کی محبت کا دعوی کرنے کے باوجود اس کو پانے کے لیے اعمال صالحہ نہیں کیے (۶) تم نے جہنم کے خوف کا دعویٰ کیا لیکن گناہوں سے باز نہ رہے (۷) موت کے برحق ہونے

کا یقین کر کے بھی اس کی تیاری نہ کی (۸) دوسروں کی عیب جوئی میں پڑ کر اپنے عیوب سے انجان بنے رہے (۹) اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے رہتے ہو لیکن اس کا شکر ادا نہیں کرتے (۱۰) مردے کو دفن کرتے رہتے ہو لیکن اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اور بندی یہ دس کلمات والی دعا شبِ عرفہ ہزار بار پڑھے اس کے بعد وہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ اسے عطا کر دے گا، جب کہ وہ رشتہ توڑنے یا کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ وہ دعا یہ ہے: (۱)سبحَانَ الَّذِی فِي السَّمَاءِ عَرشُہٗ (۲)سبحَانَ الّذِی فِي الاَرضِ مُلکُہ وَ قدرَتُہ (۳)سبحَانَ الّذِی فِي البَرّ سَبِیلُہ (۴) سبحَانَ الّذِی فِي الھَواء رُوحُہٗ (۵)سبحَانَ الّذِی فِي النَّارِ سلطَانہ (۶)سبحَانَ الَّذِی فِي الاَرحَامِ عِلمُہٗ (۷)سبحَانَ الَّذِی فِي القُبُورِ قَضَاؤُہ (۸)سبحَانَ الَّذِی رَفَعَ السَّمَاءَبِلاَ عَمَد (۹)سبحَانَ الَّذِی وَضَعَ الاَرضَ (۱۰)سبحَانَ الَّذِی لَا مَلجَأَ وَلَا مَنجَأَ مِنہٗ اِلَّا اِلَیہِ۔

ترجمہ: (۱) پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسماں میں ہے (۲) پاکی ہے اس کے لیے جس کی بادشاہت و قدرت زمین میں ہے (۳) پاکی ہے اس کی جس کا راستہ خشکی میں ہے (۴) پاکی ہے اس کی جس کی دی ہوئی روح ہوا میں ہے (۵) پاک ہے وہ ذات جس کی سلطنت آگ میں ہے (۶) پاکی ہے اس ذات کی جس کا علم رحموں میں ہے (۷) پاکی ہے اس ذات کی جس کا فیصلہ قبروں میں ہے (۸) پاک ہے وہ ذات جس نے بغیر ستون کے آسمان بلند کیا (۹) پاک ہے وہ ذات جس نے زمین بچھائی (۱۰) پاک ہے وہ ذات جو ماویٰ و ملجا ہے اور جس کی بارگاہ سے راہ فرار ممکن نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن ابلیس لعین سے فرمایا: میری امت کے کتنے افراد تمھارے دوست ہیں؟ ابلیس نے کہا، دس افراد: (۱) ظالم حاکم (۲) متکبر (۳) وہ مالدار جو اس بات کی فکر نہ کرے کہ اس کے پاس مال کہاں سے آرہا ہے اور کہاں خرچ ہو رہا ہے؟ (۴) وہ عالم جو بادشاہ کی اس کے ظلم پر تصدیق

کرے (۵) خیانت کرنے والا تاجر (۶) مہنگے داموں میں فروخت کرنے کے لیے ذخیرہ اندوزی کرنے والا (۷) زانی (۸) سود خور (۹) وہ کنجوس جو اس بات کی فکر نہ کرے کہ کہاں سے مال اکٹھا کر رہا ہے (۱۰) ہمیشہ شراب پینے والا۔

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کتنے افراد تمھارے دشمن ہیں: کہا، بیس لوگ: (۱) آپ، اے محمد! ﷺ میں آپ سے بغض رکھتا ہوں (۲) عالم باعمل (۳) وہ حافظ قرآن جو قرآنی ارشادات پر عمل کرے (۴) رضائے الٰہی کے لیے پنج وقتہ نماز کی اذان دینے والا (۵) فقرا، مساکین اور یتیموں سے محبت کرنے والا (۶) رحم دل (۷) حق کے آگے سر تسلیم خم کر دینے والا (۸) وہ جوان جو طاعت الٰہی میں پروان چڑھا ہو (۹) حلال کھانے والا (۱۰) وہ دو جوان جو اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں (۱۱) با جماعت نماز کا پابند (۱۲) وہ جو رات کی تنہائی میں نماز پڑھے جب کہ دوسرے لوگ سو رہے ہوں (۱۳) جو حرام سے رکا رہے (۱۴) بغیر کسی غرض کے بھائیوں کی خیر خواہی کرنے والا (۱۵) ہمیشہ باوضو رہنے والا (۱۶) سخی (۱۷) بااخلاق (۱۸) جو اپنے رب کی تصدیق کرے اس رزق کے بارے میں جس کی اللہ نے اس کے لیے ضمانت لی ہے (۱۹) باحیا پردہ نشیں بیواؤں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا (۲۰) موت کی تیاری کرنے والا

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: توریت میں لکھا ہوا ہے کہ جس نے دنیا میں توشۂ آخرت جمع کیا وہ قیامت میں اللہ کا محبوب ہوگا، جس نے غضب و غصہ ترک کیا وہ جوارِ رحمتِ الٰہی میں ہوگا، جس نے دنیاوی عیش و عشرت کی خواہش دل سے نکال دی وہ قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے محفوظ ہوگا، جو حسد و کینہ سے باز رہا بروز قیامت تمام لوگوں کے سامنے اس کی تعریف کی جائے گی، جو حکومت کی محبت دل سے نکال دے تو وہ بروز قیامت بادشاہِ جبّار کے نزدیک عزیز ہوگا، جو دنیا کی ضرورت سے زائد چیزوں سے رکا رہا تو وہ نیکوں کے ساتھ عیش و عشرت والا ہوگا، جو دنیا میں جھگڑا فساد سے رکا رہا وہ قیامت کے دن بامراد ہوگا، جو دنیا میں کنجوسی سے دور رہے تو مخلوق کے درمیان اس کا ذکر خیر ہوگا، جو دنیاوی عیش و راحت چھوڑ دے

تو وہ قیامت کے دن خوش رہے گا، جو دنیا میں حرام کاری سے محفوظ رہے وہ قیامت کے دن مال داروں کے جوار میں ہوگا، جو دنیا میں حرام کی طرف نگاہ اٹھانا چھوڑ دے تو بروز قیامت اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائے گا اور جو دنیا میں مالداری پر محتاجی کو ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ولیوں اور نبیوں کے ساتھ اٹھائے گا۔ جو لوگوں کی دنیاوی ضروریات پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دنیوی اور اخروی دونوں ضروریات پوری کر دے گا۔

جو اپنی قبر میں مونس و غم خوار چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ رات کی تنہائی میں اٹھ کر نماز پڑھے، جو عرش الٰہی کے سایہ میں پناہ چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرے، جو چاہتا ہے کہ اس کا حساب آسانی سے لیا جائے، اسے چاہیے کہ وہ اپنی اور اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کرے، جو چاہتا ہے کہ فرشتے اس کی زیارت کریں، اسے چاہیے کہ ورع اختیار کرے، جو باغ جنت میں سکونت اختیار کرنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ شب و روز ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور جو بے حساب و کتاب جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں سچی توبہ کرے۔

جو مالداری چاہتا ہے تو چاہیے کہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہے، جو فقہ الٰہی حاصل کرنا چاہتا ہے تو چاہیے کہ خشوع کا لبادہ اوڑھ لے، جو حکیم بننا چاہتا ہے تو چاہیے کہ عالم بن جائے، جو لوگوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے تو چاہیے کہ ہر کسی کو ذکر خیر کے ساتھ یاد کرے اور دنیا میں غور و فکر کرے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوئی اور کیوں ہوئی؟

جو دنیا و آخرت میں سرخروئی چاہتا ہے تو چاہیے کہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دے، جسے جنت کی خواہش ہو تو چاہیے کہ دنیا کے فساد میں اپنی عمر ضائع نہ کرے اور جو دنیا و آخرت میں جنت کا طلب گار ہے تو چاہیے کہ سخاوت کرے، کیوں کہ سخی جنت سے قریب اور جہنم سے دور ہے۔

اور جو اپنا دل پورے طور سے منور کرنا چاہتا ہے تو چاہیے کہ تفکر و تدبر اور نصیحت پذیری اختیار کرے اور جو مصیبت و صبر کرنے والا بدن، یاد کرنے والی زبان اور اللہ سے ڈرنے والا دل چاہتا ہے تو چاہیے کہ کثرت سے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کے لیے استغفار کرے۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم، و تب علينا إنك

أنت التواب الرحيم، ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا و هب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب، ربنا أفرغ علينا صبرا و توفنا مسلمين۔۔۔۔و صلى الله و سلم على سيدنا و مولانا محمد عبد الله و رسوله الأمين علىٰ وحيه و تنزيله، و علىٰ آله الطيبين الطاهرين و علىٰ أصحابه الهداة المهتدين، و على التابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين، و علينا معهم و فيهم برحمتك يا أرحم الراحمين.

بتوفیقِ الٰہی ترجمہ کا کام مکمل ہوا۔

محمد محتشم مصباحی بن محمد شمشاد(دام ظله النورانی علینا)

۲۷، جولائی ۲۰۱۷ء

بروز بدھ، شب ۱۰:۴۵ بجے

جامعہ اشرفیہ، عزیزی ہاسٹل، روم نمبر ۱۴

سکونت: راجا بازار، کولکاتا، مغربی بنگال (ہند)

صفہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن آف جامعہ اشرفیہ (کولکاتا)

کولکاتا اور اس کے اطراف و اکناف کے حساس، دور اندیش اور بیدار مغز شاہین صفت طلبہ نے ملی، اتحادی، تعلیمی، دعوتی، اصلاحی، فکری اور اشاعتی تقاضوں کے پیشِ نظر ۱۱، اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعرات "تنظیم صفہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن آف جامعہ اشرفیہ" کی بنیاد ڈالی۔ اپنے قیام کے روزِ اول ہی سے تنظیم اپنے مندرجہ ذیل اہداف کی حصولیابی کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔

تنظیم کے اغراض و مقاصد

(۱) لائبری کا قیام۔

(۲) بزم کا انعقاد۔

(۳) جداریوں کا اجرا۔

(۴) حسب استطاعت غریب و نادار طلبہ کی مکمل کفالت۔

(۵) مسلم نوجوان طلبہ کو حصولِ تعلیم پر آمادہ کرنا۔

(۶) تعلیم کے ضمن میں طلبہ کو ضروری اور ممکنہ سہولیات کی فراہمی۔

(۷) عام فہم زبان میں عوام الناس کے لیے مذہبی کتابیں، پمفلٹ وغیرہ شائع کرنا اور جگہ جگہ علمی، فکری اور دعوتی نشستیں قائم کرنا۔